http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۵ تا ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۳۰ جولائی تا ۵ اگست ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۱۰

کائنات میں غور و فکر اور معرفتِ ربانی

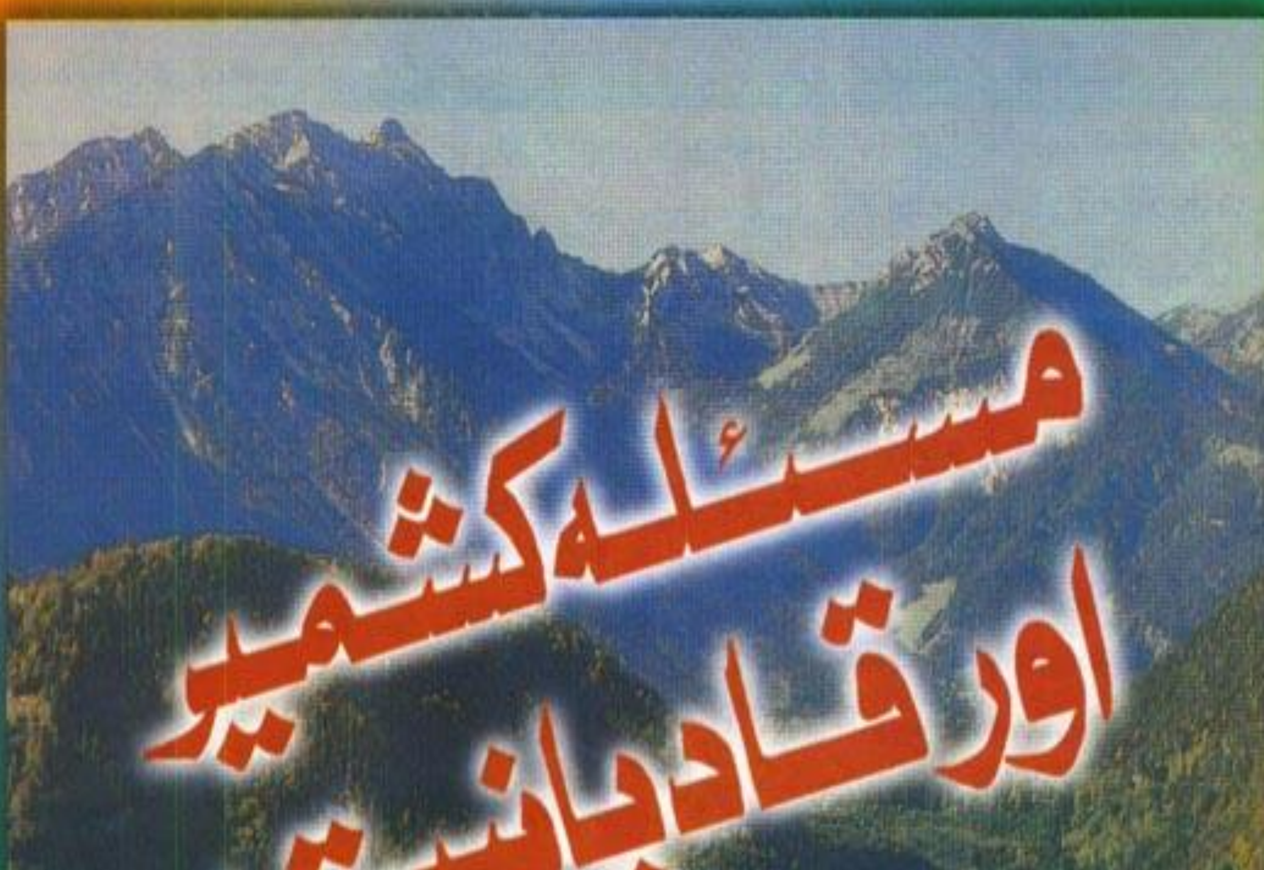

قادیانیوں کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ
مرزا قادیانی کے دعوؤں کی روشنی میں

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت

فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے مشترکہ اعلامیہ کی منظوری

قیمت: ۵ روپے

جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہوں وہ پڑھنے والا سجدہ کب کرے؟

س… جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہیں اگر ان کو نماز میں پڑھا جائے تو سجدہ کیسے کیا جائے؟ کیا تین سجدے کرنے یا دو سجدے سے یعنی نماز کے دو سجدوں کے بعد سجدہ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا؟

ج… سجدہ والی آیت پر تلاوت ختم کرکے رکوع میں چلا جائے تو رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت ہو سکتی ہے اور رکوع کے بعد نماز کے سجدے میں بھی سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں مستقل سجدہ تلاوت کی ضرورت نہیں اور اگر سجدہ تلاوت والی آیت کے بعد بھی تلاوت کرنی ہو تو پہلے سجدہ تلاوت کرے پھر اٹھ کر آگے تلاوت کرے۔

زوال کے وقت تلاوت جائز ہے لیکن سجدہ تلاوت جائز نہیں

س… کیا دن میں بارہ بجے قرآن مجید کی تلاوت کی جاسکتی ہے؟

ج… ٹھیک دوپہر کے وقت جبکہ سورج سر پر ہو، نماز اور سجدہ تلاوت منع ہے، مگر قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے۔

فجر اور عصر کے بعد مکروہ وقت کے علاوہ سجدہ تلاوت جائز ہے

س… تلاوت کا سجدہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک یا فجر کی نماز کے بعد جائز ہے یا نہیں؟ یعنی ان دونوں اوقات میں سجدہ ادا کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ ہمیں اہلسنت علماء نے منع کیا ہے ہم خود بھی اہلسنت سے وابستہ ہیں، ہم دو آپس میں دوست ہیں میں نے اس کو سجدہ کرنے سے منع کیا لیکن اس نے آپ کا حوالہ دیا؟

ج… فقہ حنفی کے مطابق نماز فجر اور عصر کے بعد سجدہ تلاوت جائز ہے، البتہ طلوع آفتاب سے لے کر دھوپ کے سفید ہونے تک اور غروب سے پہلے دھوپ کے زرد ہونے کی حالت میں سجدہ تلاوت بھی منع ہے۔

چارپائی پر بیٹھ کر تلاوت کرنے والا کب سجدہ تلاوت کرے؟

س… اگر چارپائی پر بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں اور آیت سجدہ بھی دوران تلاوت آتی ہے لہٰذا اس کے لئے سجدہ ادا کرنا فوراً ضروری ہے یا بعد تلاوت (جتنا قرآن پڑھے) سجدہ کرلیا جائے؟ صحیح طریقہ تحریر فرمائیں؟

ج… فوراً کرلینا افضل ہے، تلاوت ختم کرکے کرنا بھی جائز ہے، اگر چارپائی سخت ہو کہ اس پر پیشانی دھنسے نہیں اور اس پر پاک کپڑا بھی بچھا ہوا ہو تو چارپائی پر بھی سجدہ ادا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

تلاوت کے دوران آیت سجدہ کو آہستہ پڑھنا بہتر ہے

س… قرآن کی تلاوت کرتے وقت جس رکوع میں سجدہ آجائے تو اس کو دل میں پڑھنا چاہئے یا کہ بلند آواز سے پڑھے؟ کہتے ہیں کہ اگر سجدہ کی آیت کوئی سن لے تو اس پر سجدہ واجب ہے اگر سجدہ نہ کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے اور سجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے، مفصل بتائیں؟

ج… سجدہ کی آیت پڑھنے سے، پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے کسی دوسرے کے سامنے سجدہ کی آیت آہستہ پڑھے، تاکہ اس کے ذمہ سجدہ واجب نہ ہو۔ جس شخص کے ذمہ سجدہ تلاوت واجب تھا اور اس نے نہیں کیا تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ سجدہ کرلے۔ سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے سجدہ میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھے اور تکبیر کہتا ہوا اٹھ جائے اس سجدہ تلاوت ہو گیا۔

آیت سجدہ اور اس کا ترجمہ پڑھنے سے صرف ایک سجدہ لازم آئے گا

س… میں قرآن شریف ترجمے کے ساتھ پڑھ رہی ہوں اور اس طرح پڑھتی ہوں کہ پہلے جتنا پڑھنا ہو وہ میں پڑھ لیتی ہوں اس کے بعد اس کا ترجمہ تو کیا مجھ کو قرآن شریف میں جو سجدہ آتا ہے وہ دو مرتبہ کرنا ہوگا؟

ج… نہیں سجدہ صرف ایک ہی واجب ہوگا، آیت سجدہ اگر ایک ہی مجلس میں کئی بار پڑھی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم کے الفاظ پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے، صرف ترجمہ پڑھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

لاؤڈ اسپیکر پر سجدہ تلاوت

س… اگر کسی شخص نے لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت قرآن پاک سن لی اور اس میں سجدہ آئے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے یا نہیں اور سجدہ نہ کرنے والے شخص پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟

ج… جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ سجدہ کی آیت ہے اس پر سجدہ واجب ہے اور ترک واجب گناہ ہے۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۵ تا ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۳۰ جولائی تا ۵ اگست ۹۹ء | شمارہ ۹

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن

خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

اس شمارے میں

- فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے مشترکہ اعلامیہ کی منظوری (اداریہ) 4
- کائنات میں غور و فکر اور معرفت ربانی ......(پروفیسر عبدالماجد) 6
- قادیانیوں کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ ......(مولانا عبداللطیف مسعود) 9
- شاولی رحمۃ اللہ علیہ کی ظرافت ......(جناب محمد طاہر رزاق) 12
- مسئلہ کشمیر اور قادیانیت ......(ڈاکٹر دین محمد فریدی) 18
- گرو پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت ......(ابو شفقت قریشی سام) 21
- من هو السفهاء بے وقوف لوگ کون؟ ......(رضی الدین سید) 23

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171-737 8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون [illegible]

ناشر عزیز الرحمن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے مشترکہ اعلامیہ کی منظوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ ملک کے تمام مکاتب فکر کے علمأ کرام اور لوگوں کو ساتھ لے کر چلیں اور مذہبی امور کو تمام مکاتب فکر کے علمأ کرام مل کر طے کریں۔ اسی لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر تحریک مشترکہ چلائی' گزشتہ چند سال سے فرقہ واریت بہت زیادہ پھیل گئی ہے' جس کی وجہ سے ہر وقت خانہ جنگی کا خطرہ رہتا ہے۔ جمعیت علمأ اسلام نے اس سلسلے میں ایک آل پارٹیز کانفرنس کی جس میں مندرجہ ذیل اعلامیہ منظور کیا گیا۔

سب سے پہلے ہم آپ کو آج کے اس اہم اجتماع میں شریک ہونے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کی شرکت اور مشاورت سے انشأاللہ آج کا یہ اجتماع باب الاسلام سندھ میں مذہبی رواداری کے ماحول کو برقرار رکھنے اور فرقہ وارانہ فسادات کو رکوانے کے لئے سنگ میل ثابت ہوگا۔

موجودہ صورتحال میں جس طرح فرقہ واریت کو فروغ دیا جارہا ہے' فرقہ وارانہ فسادات کا ماحول پیدا کیا جارہا ہے' مساجد پر قبضے ہو رہے ہیں' عبادت گاہوں پر حملے ہو رہے ہیں' دینی مدارس کو نشانہ بنایا جارہا ہے' علمأ کرام اور مذہبی قائدین کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے نت نئے حربے استعمال کئے جارہے ہیں' ایسی صورتحال نے ہر ذی شعور شخص کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے اور یہ اندیشہ پیدا ہونے لگا کہ کہیں یہ صورتحال خانہ جنگی کی کیفیت میں تبدیل نہ ہو جائے۔

ہمارے حکمران "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں وہ صورتحال پر کنٹرول کرنا چاہتے ہی نہیں' ایسا زہریلا لٹریچر شائع ہو رہا ہے اور کھلم کھلا تقسیم کیا جارہا ہے جس سے حالات خراب ہو رہے ہیں' علاوہ ازیں جب ہم حکمرانوں سے نفاذ شریعت کا مطالبہ کرتے ہیں تو ہمارے حکمران مذہبی گروپوں کے باہمی تصادم سے فائدہ اٹھا کر یہ کہتے ہیں کہ ہم کون سے فرقے کی شریعت نافذ کریں۔ اس طرح اسلام دشمن عناصر کو بھی لوگوں کو اسلام سے دور کرنے کے لئے ایک بہانہ مل جاتا ہے' اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کو مل بیٹھ کر موجودہ حالات کے تناظر میں کوئی لائحہ عمل طے کرنا چاہیے۔

جمعیت علماء اسلام نے ابتداء سے یہ کوشش کی ہے کہ فروعی اختلافات کو بنیاد بنا کر حالات کو نہ بگاڑا جائے بلکہ تمام مکاتب فکر کے علماء اور قائدین متفقہ امور میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

انہی اصولوں کی روشنی میں 1952ء میں تمام مکاتیب فکر کے مرکزی قائدین نے حکومت کو متفقہ طور پر ۲۲' اسلامی نکات مرتب کر کے دیئے تھے اسی جذبے کے تحت متفقہ طور پر ختم نبوت کی تحریک چلائی گئی تھی۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا گیا تھا۔ تحریک نظام مصطفی ﷺ چلائی گئی تھی اور قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر مسلمان کی تعریف پیش کی گئی تھی۔

موجودہ حالات میں ماحول کو بہتر بنانے کے لئے ایک مرتبہ پھر اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ تمام مکاتیب فکر کے قائدین درج ذیل نکات پر متفق ہو جائیں۔

(۱)..........اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے ۲۲ اسلامی نکات کی بنیادوں پر محنت کی جائے گی۔

(۲)..........ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام کیا جائے گا۔

(۳)..........مساجد پر قبضہ کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔ اور قبضہ سسٹم کے خاتمے کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔

(۴)..........ایک دوسرے کے مذہبی مقامات' عبادت گاہوں' مدارس اور دینی مراکز کا احترام کیا جائے گا۔

(۵)..........ایک دوسرے کے اکابر کے خلاف گندی زبان استعمال نہیں کی جائے گی۔

(۶)..........ایک دوسرے کے خلاف دل آزار تقریروں سے اجتناب کیا جائے گا۔

(۷)..........ایسا لٹریچر شائع نہیں کیا جائے گا کہ جس سے ماحول خراب ہو کشیدگی پیدا ہو یا تصادم کی فضا پیدا ہو۔

(۸)..........ایک دوسرے کے مراکز کے سامنے اجتماعات سے گریز کیا جائے گا۔

(۹)..........خدانخواستہ اگر کہیں پر کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے تو اسے مل بیٹھ کر حل کیا جائے گا۔

(۱۰)..........آل رسول ﷺ' اہل بیت رسول ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے "اشداء علی الکفار رحماء بینھم" کا ماحول پیدا کیا جائے گا۔

محترم عمائدین امت اس چیز کی بھی ضرورت ہے کہ :

(الف)......کارگل "افغانستان" کوسوو اور بیت المقدس کے بارے میں مشترکہ موقف اختیار کیا جائے۔

(ب)...... حرمین شریفین کے اردگرد یہودی افواج کی موجودگی کی مذمت کی جائے۔

(ج)...... مجاہد اسلام اسامہ بن لادن سے اظہار یکجہتی کیا جائے۔

(د)......باہمی اختلافات کو کم سے کم کرنے فرقہ وارانہ کشیدگی کو ختم کرنے اور مذہبی رواداری کے ماحول کو برقرار رکھنے کے لئے تمام مکاتیب فکر کے نمائندوں پر مشتمل کوئی با اختیار کمیٹی بنائی جائے۔

(ہ)...... ملکی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کے لئے موثر آواز بلند کی جائے۔

(و)......ڈش کلچر گندی فلموں' فحش ڈراموں اور اخبارات اور جرائد میں خواتین کے جسموں کی نمائش کے سلسلے کو رکوانے کے لئے جدوجہد کی جائے۔

(ز)...... شراب خانوں کو بند کرانے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالا جائے۔

(ح)......پی ٹی وی سے غلیظ پروگراموں کو رکوانے کے لئے کام کیا جائے۔

(ط)......توہین رسالت آرڈیننس کے تحفظ کے لئے مشترکہ آواز بلند کی جائے اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کو رکوانے کے لئے محنت کی جائے۔

(ی)...... سندھ میں بڑھتی ہوئی بدامنی کی لہر' قتل و غارت گری اور اغواء برائے تاوان کے سلسلے کی مذمت کی جائے۔

اس کانفرنس میں درج ذیل مکاتیب فکر کے افراد نے شرکت کی۔ جمعیت علماء اسلام کے ڈاکٹر خالد محمود سومرو' قاری شیر افضل خان' مولانا عبدالکریم عابد' قاری محمد عثمان' مخدوم روش صدیقی' مولانا حماد اللہ شاہ' محمد صدیق راٹھور جے یو پی' مولانا محمد اسعد تھانوی جے یو آئی' قاری عبدالمنان انور' مولانا عبدالغفور ندیم سپاہ صحابہ' الحاج شمیم الدین پاکستان اسلامک فورم' مفتی محمد عثمان یار خان سواد اعظم اہل سنت' مولانا غلام دستگیر حقانی تحریک منہاج القرآن' اسد اللہ بھٹو جماعت اسلامی' ڈاکٹر عامر محمدی جماعت اہل حدیث' قاری اللہ داد خیر خواہ تنظیم اہل سنت' مفتی فیروز الدین رحمانی متحدہ علما فورم' مولانا سعید احمد ثاقب مجلس علماء اہل سنت' اقبال صاحب صدر مسلم ویلفیئر مومنٹ' مولانا فیض محمد نقشبندی تنظیم اہل سنت' مولانا محمد سلفی جماعت غرباء اہل حدیث' مولانا عبدالرؤف جمعیت اتحاد العلماء سندھ' علامہ حسن ترابی تحریک جعفریہ' مفتی محمد جمیل خان مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان' مولانا عزیز الرحمن رحمانی جمعیت جانثاران اسلام۔ مندرجہ بالا نکات واقعی بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ اگر تمام مکاتیب فکر کے علماء کرام ان اصولوں کی پاسداری کریں تو انشاء اللہ توقع ہے کہ فرقہ واریت کا خاتمہ ممکن ہو گا۔ ہم تمام علماء کرام کو جمعیت علماء اسلام کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مشترکہ لائحہ عمل پیش کیا۔

کائنات میں غور و فکر اور معرفت ربانی

تفکر کائنات میں غور و فکر کو کہا جاتا ہے' یعنی پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وقدرت کی جو نشانیاں (آیات) پھیلی ہوئی ہیں ان میں سوچ و فکر کرکے رب ذوالجلال کی معرفت حاصل کرنا' تفکر معرفت کا سبب ہونے کی وجہ سے افضل عبادت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حسن بن عامرؓ نے فرمایا کہ میں نے بہت سے صحابہؓ سے سنا کہ ایمان کا نور اور روشنی تفکر ہے۔

(معارف القرآن ج ۲' ص ۲۶۷)

حسن بصریؒ کا قول ہے "تفکر ساعۃ خیر من قیام لیلۃ" یعنی ایک ساعت کا فکر پوری رات کے قیام (عبادت) سے افضل ہے' حضرت علیؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آیات قدرت میں غور و فکر کرنے کے برابر کوئی عبادت نہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے تفکر کو افضل ترین عبادت قرار دیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدائے پاک کا علم۔ پھر صحابہ کرامؓ نے پوچھا کونسا علم مراد لے رہے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم علم کے متعلق جواب دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا عمل بھی نفع دیتا ہے اور جہالت کے ساتھ زیادہ عمل بھی فائدہ نہیں دیتا۔

(ابن عبدالبر احیاء العلوم)

اس حدیث پاک میں جس چیز پر زور دیا گیا ہے وہ خدائے پاک کا علم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں جاننا' اس کے اعمال اور صفات کا علم حاصل کرنا اور اس کے مختلف تخلیقی کارناموں اور کرشمہ سازیوں سے واقف ہونا اور اس کی کبریائی و عظمتوں سے واقفیت حاصل کرنا بھی اصل میں اللہ تعالیٰ کا علم حاصل کرنا ہے۔ ذات باری تعالیٰ کی حقیقت سے کوئی انسان واقف نہیں ہوسکتا

پروفیسر عبدالماجد' مانسہرہ

کیونکہ وہ انسانی حواس و عقل سے ورا الورا ہے اس لئے اس کی ذات میں غور و فکر سے منع کیا گیا ہے اور کائنات میں غور و فکر کا حکم دیا ہے جیسے کہ اکابر اہل معرفت کی وصیت ہے۔

تفکروا فی آیات اللہ ولا تتفکروا فی اللہ

(بحوالہ معارف القرآن ج ۲' ص ۲۶۶)

اس کے لئے قرآن عظیم کی کئی آیات میں تفکر کی دعوت دی گئی ہے۔ سورۂ آل عمران کے آخری رکوع میں اولوالالباب (عقل مندوں) کی ایک اہم صفت یہ بیان کی ہے کہ وہ زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں لیکن وہاں تفکر سے پہلے ذکر اللہ کو بیان کیا ہے کیونکہ تنہا فکر کافی نہیں بلکہ گمراہی کا سبب بھی ہوسکتا ہے' اس لئے اس کے ساتھ اللہ کی یاد اور اس کی عظمت کا استحضار انتہائی ضروری ہے' کافر بھی کائنات میں غور و فکر کرتا ہے' لیکن وہ اسباب و علل سے آگے نہیں جاسکتا جبکہ مومن آفاق و انفس میں غور و فکر سے رب تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا علم حاصل کرکے تعارف خدا تعالیٰ حاصل کرتا ہے۔

کائنات میں غور و فکر سے مراد تمام مخلوقات عالم کے عجائبات میں سوچ بچار اور ان کا علم (مراد) ہے صرف زمین پر نباتات و حیوانات کی ۱۵ لاکھ سے زیادہ اقسام ہیں۔ مثلاً تمام انسان ایک قسم ہے' تمام چیونٹیاں اربوں کھربوں کی تعداد ایک قسم ہے' تمام کوے ایک نوع ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہر ایک قسم کے اندر رب تعالیٰ کی بے شمار قدرتیں اور نشانیاں ہیں جن کے لکھنے کے لئے دفتر درکار ہیں مثلاً صرف پودوں کے پتوں کے اندر خوراک کے تیار کرنے کے نظام کو سمجھنے اور بیان کرنے کے لئے ہزاروں صفحات پر مشتمل کتابیں لکھی گئی ہیں' لیکن ابھی تک ماہرین نباتات یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اس حوالہ سے سب کچھ بیان کردیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ سعدیؒ آج سے سینکڑوں سال قبل یہ بات مومنانہ

فراست سے کہہ چکے ہیں کہ ۔

برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتر ایست معرفت کردگار

یعنی ایک ہوشیار اور عقلمند آدمی کی نظر میں درختوں کے سبز پتوں میں پروردگار کی معرفت کے دفتر موجود ہیں' یعنی یہ سبز پتے کیسے اور کس انداز سے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کر کے فضاً سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرتے ہوئے زمین سے پانی اور نمکیات کو ملا کر گلوکوز اور شکر تیار کرتے ہیں اور رب تعالیٰ کی گلوکوز اور شکر بنانے کی یہ فیکٹریاں ایسی ہیں جو باقی تمام حیوانات اور انسانوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں لگی ہوئی ہیں اور کبھی بند نہیں ہوتیں۔ ایک اور شاعر نے کیا پیاری بات کہی ہے کہ ۔

ہر گیاہے کہ از زمین روید
وحدہ لا شریک لہ گوید

یعنی زمین سے جو گھاس اور جو پودا بھی نکلتا ہے وہ گواہی دے رہا ہوتا ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے' یعنی سامنے شکل کے لحاظ سے بھی کہ صرف سنگل شاخ کے طور پر نکل کر بھی اور پھر اپنے اندر پورے پیچیدہ نظام کو لے کر پیدا ہو کر بھی جس کا ذکر ابھی ہوا ہے۔

علاوہ ازیں جدید سائنس (خصوصاً فلکیات جدیدہ نے) تفکر کی مزید راہیں کھولی ہیں اور جس زمین' چاند اور سورج کو ہم کل کائنات سمجھتے تھے وہ سارا نظام شمسی کل کائنات کے مقابلے میں ایک ذرہ کے برابر نکلا' انسان نے جب تحقیق کی اور زمین سے آسمان تک کی وسعتوں کا مشاہدہ کیا تو خدا کی عظمت کے بے شمار نشان نظر آئے۔ مثلاً

ہماری زمین کا قطر بارہ ہزار سات سو چون کلو میٹر ہے جبکہ جو پیٹر کا قطر ایک لاکھ چالیس ہزار سات سو چون کلو میٹر ہے اور نظام شمسی کے مرکز یعنی سورج کا قطر چودہ لاکھ کلو میٹر ہے یعنی زمین سے ۱۰۹ گنا بڑا۔ قطر کی یہ وسعت کم نظر آنے لگتی ہے جب ہم اپنی کہکشاں کا قطر معلوم کرتے ہیں جو کہ ایک لاکھ کو جب ۹۵ کھرب سے ضرب دی جائے تو اس کے حاصل ضرب کے برابر کلو میٹر کا قطر ہماری کہکشاں کا ہے۔ جس کا عرض ۲۰ ہزار ضرب ۹۵ کھرب کلو میٹر ہے۔ اسی کہکشاں میں ہمارا نظام شمسی بھی ہے اور اس میں ایک لاکھ ملین یعنی سو ارب ستارے پائے جاتے ہیں' ہمارا پورا نظام شمسی اس کہکشاں کے ایک کونے میں چھوٹا سا ٹکڑا نظر آتا ہے اور سائنسی تحقیق سے ایسی ہی مزید ایک سو ارب کہکشاؤں کا سراغ لگایا جا چکا ہے۔ یہ تو جسامت کے لحاظ سے کائنات کی وسعت کا اندازہ تھا۔ اب فاصلوں کے حوالے سے اندازہ کیجئے کہ زمین سورج سے صرف ۱۵ کروڑ کلو میٹر دور ہے جبکہ نیپچون کا سورج سے چار ارب ۴۹ کروڑ ۵۰ لاکھ کلو میٹر دور ہے۔ پلوٹو کا سورج سے فاصلہ پانچ ارب ۹۱ کروڑ کلو میٹر ہے۔ یہ فاصلے اس وقت بہت معمولی رہ جاتے ہیں جب کہ "ملکی وے" کا فاصلہ ۹۲ ہزار ضرب ایک ہزار ضرب ایک ارب کلو میٹر کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ مزید کہکشاؤں کے فاصلے جو کہ اب متعین ہو رہے ہیں وہ ہندسوں یا لفظوں میں پورے نہیں لکھے جا سکتے۔

اب ذرا آگے بڑھئے اور وقت کے حوالہ سے کائنات کی وسعت کا اندازہ لگایئے جدید زمانے کے ریڈیائی ہیئت دانوں نے ایک کہکشانی نظام کا مشاہدہ کیا ہے' اس کے متعلق اندازہ ہے کہ اس کی جو شعاعیں اس سے چار ارب نوری سال سے بھی پہلے روانہ ہوئی تھیں' وہ آج ہم تک پہنچی ہیں ستاروں کا فاصلہ ناپنے کے لئے ہمارے اعداد و شمار ناکافی ہیں' اس لئے نوری سال کی اصطلاح وضع کی گئی ہے نور یعنی روشنی ایک سیکنڈ میں تین لاکھ کلو میٹر سے زیادہ سفر طے کرتی ہے' اس طرح ایک سال میں اس کا سفر تقریباً ۹۵ کھرب کلو میٹر ہوا۔ یہ فاصلہ نوری سال کا ہے اب ۴ ارب کو ۹۵ کھرب سے ضرب دیجئے تو کہکشاں کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا فاصلہ یا وقت معلوم ہوگا۔ ایک روشنی جو ایک کہکشاں سے چلی ہے وہ ہمارے کرۂ ارض (زمین) تک کتنے وقت میں پہنچی؟ تازہ ترین مشاہدے میں ایسی کہکشاں بھی دیکھی گئی ہیں جن کی روشنی ہم تک دس ارب نوری سال میں پہنچی ہے' یعنی اس نے ۱۰ ارب ضرب ۹۵ کھرب کلو میٹر کا فاصلہ طے کیا ہے۔

ہماری کہکشاں (جو کہ ایک سو ارب ستاروں پر مشتمل ہے) سے قریب ترین کہکشاں ۲۰ لاکھ نوری سال کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ تمام کہکشائیں بڑی دوربین سے نظر آتی ہیں' ہم اپنی آنکھوں سے صرف چار کہکشائیں دیکھ سکتے ہیں' ہماری کہکشاں انیس

دیگر کہکشاؤں کے ساتھ مل کر ایک گروپ بناتی ہے اس گروپ کا قطر پچاس لاکھ نوری سال ہے۔ یہ تمام کہکشائیں ہم سے تیز ایک دوسرے سے دور جا رہی ہیں اور کائنات میں زبردست توسیع ہو رہی ہے' ماہرین فلکیات کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ :

"تمام کہکشائیں ہم سے تیز ایک دوسرے سے دور بھاگ رہی ہیں...... معلوم ہوتا ہے کہ کائنات پھیل رہی ہے۔" (حوالہ میری آخری کتاب از ڈاکٹر غلام جیلانی برق ص ۲۰)

سورج صرف آگ کا کرہ ہی نہیں بلکہ قدرت نے اس کو برقی قوت کا منبع بھی بنایا ہے۔ اس سے جو توانائی خارج ہوتی ہے وہ فی سیکنڈ چالیس لاکھ ٹن ہوتی ہے اور وہ اس حساب سے ۲۴ گھنٹوں میں ۳ کھرب ۴۵ ارب ۶۰ کروڑ ٹن قوت خارج کرتا ہے' جو طاقت زمین کے حصے میں آتی ہے' وہ دن بھر میں فی مربع میل ۴۵ لاکھ ہارس پاور ہوتی ہے۔ ذرا غور کیجئے اب تک کتنے ٹن خارج ہوئی ہوگی؟ کروڑوں سال سے بے انتہا اخراج حدت کے باوجود اس کی طاقت میں نہ کمی ہوئی ہے اور نہ ہوگی۔ اس میں اس کے خالق نے ایسا انتظام کیا ہے کہ طاقت خود بخود بنتی رہتی ہے۔ سورج کی سطح کی حدت ۵ ہزار ۶ سو سینٹی گریڈ ہے اور مرکزی حصے کی حدت کا اندازہ ۵ کروڑ سینٹی گریڈ کیا گیا ہے۔ آفاق کا یہ مختصر سا خاکہ رب العالمین کی کائنات میں سے ایک چھوٹی سی جھلک ہے ورنہ ابھی تک سائنسدان یہ تاکید سے کہتے ہیں کہ :"جو کائنات ہم نے دریافت کی ہے اس سے کہیں زیادہ کائنات کا وہ حصہ ہے جو ابھی دریافت نہیں ہوا۔" کائنات کے اس مختصر سے خاکے کے بیان سے مقصود یہ ہے کہ انسان کائنات کی ان تمام وسعتوں پر غور و فکر کرے اور اس غور و فکر کے نتیجے میں خالق کائنات کی عظمت و قدرت کا جو احساس و ادراک حاصل ہو اور جو کیفیت قلب میں پیدا ہو اس کے نتیجے میں رب تعالیٰ کی حکمت و قدرت کے ظہور کے بعد علیٰ وجہ البصیرت ایمان حقیقی کی بنیاد بنے اور آج کا جدید انسان ان تمام وسعتوں کے مطالعہ کے بعد دل کی گہرائیوں سے یہ آواز سنے :

"ہاں اے کائنات کے خالق و مالک!

آپ نے یہ وسیع و عریض کائنات بے کار اور عبث تو پیدا نہیں کی' بلکہ ایک عظیم منصوبے کے تحت ایک مقصد کے لئے پیدا کی ہے اور اس مقصد کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ (رب العالمین) نے اس زمین پر اپنے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نمائندے (رسول و نبی علیہم السلام) بھیجے اور آخر میں اپنے سب سے بڑے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کہ وہ قرآن حکیم کی آیات بینات سے تمام انسانیت کو سمجھائیں کہ کائنات اور اس میں انسان صرف طبعی قوانین کے تحت ارتقائی عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ وہ رب کائنات کی تخلیق کا نتیجہ ہے تاکہ انسان رب تعالیٰ کے تشریعی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے اس کی رضا کا طالب ہو اور یوں وہ یہاں بھی اور مرنے کے بعد والی حقیقی زندگی یعنی آخرت میں کامیاب ہو۔"

بقیہ : قادیانیوں کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ

الو سیدھا کرنا' دہشت گردی کی ہوا دے کر ساتھ ہی یہ زہریلا انجکشن لگایا جاتا ہے کہ مذہب انسان کا ذاتی فعل ہے یہ معاشرتی نہیں اس کے ذریعے ان اداروں سے تعلیم یافتہ بچے اپنی زندگی دین سے بالکل کٹ کر گزارتے ہیں کسی بھی دینی تحریک کی اہمیت ان کے قلب و ذہن میں نہیں آتی جاتی اپنے سلف یا اکابر سے ان کا رشتہ بالکل کٹ جاتا ہے لہٰذا وہ حال کے علماً اور مذہبی رہنما سے بالکل الگ تھلگ ہو جاتے ہیں' اب اس کا نام تو محمود احمد ہے غلام نبی ہے محمد سرور ہے مگر ان ناموں کی حقیقت سے وہ سو فیصد کورا اور بے تعلق ہے حتیٰ کہ اس کے ساتھ ساتھ عیسائی بچوں کے نام بھی محمد احمد کے لاحقہ سے خالی کر کے مجید' وحید وغیرہ رکھ لئے جاتے ہیں' کہ کوئی تمیز ہی نہیں پائی جاتی کہ مسلم ہے یا عیسائی۔ اسی طرح ان کی لڑکیوں کے نام بھی غلط کر دیے جاتے ہیں' اسی طرح ان کا عظیم ہدف پورا ہو جاتا ہے کہ کوئی مسلم چہ یا مسلم آدمی عیسائی نہ ہو لیکن مسلمان بھی نہ رہے بلکہ وہ اپنی تہذیب' قومیت' شناخت سے بالکل کٹ کر سیکولر زندگی گزارے اسے نماز و زکوٰۃ سے بھی دلچسپی نہ ہوگی' اسے فنڈیا مکس سے انس ہوگا مسجد سے کوئی سروکار نہیں ہوگا بلکہ کلب' سینما سے انس ہوگا' جہاد سے بالکل وحشت ہوگی اس کی جگہ کرکٹ' فٹبال' اور بیڈ منٹن سے لگاؤ ہوگا۔

قادیانیوں کے منہ پر زناٹے دار تھپیٹر

مرزا قادیانی کے دعوؤں کی روشنی میں

مولانا عبداللطیف مسعود

ابلیس لعین کے بعد مرزا قادیانی جیسا کوئی دجال وکذاب پیش کرنے سے تاریخ عالم قاصر ہے' چنانچہ خدائے رحیم نے بھی اس کو ہر بات میں جھوٹا کیا۔ دیکھئے! مرزا نے کچھ آثار دیکھ کر پیش گوئی جڑدی کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہوگی' میری یہ پیش گوئی قرآن وحدیث میں مذکور ہے' مگر یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ آج تک اس ارض مقدس میں دور دور تک بھی ریل کا نام ونشان نہیں اور نہ ہی انشاءاللہ آئندہ بھی ممکن ہے۔ خطہ حجاز اس خطہ ارضی پر ہے' ہر سال ہزارہا پاکستانی حاجی آتے جاتے ہیں کوئی ایک ہی آدمی گواہی دے دے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ریل دیکھی ہے' کبھی کسی اخبار میں کوئی خبر شائع ہوئی ہو بالکل ممکن ہی نہیں۔ اچھا آپ کسی مرزائی ہی سے دریافت کرلیں کہ کیا واقعی قادیانی دجال کے کہنے کے مطابق [illegible] اور مدینہ کے درمیان ریل گاڑی چلی ہے؟ وہ بھی ہاں کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اسی طرح اس دجال کا سارا تانابانا ہی دجل وفریب پر مبنی ہے' سچ کا کسی کونے کھدرے میں نام ونشان نہ مل سکے گا۔

مرزا نے کہا کہ "بکر وثیب" یعنی میرے نکاح میں ایک کنواری عورت آئے گی جو نصرت جہاں کو قرار دیا اور اس کے بعد ایک بیوہ عورت آئے گی۔ دیکھو مرزا) تحریر ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴ تریاق القلوب ص ۳۴ وغیرہ۔ مگر کوئی قادیانی یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ واقعی نصرت کے بعد اس کے نکاح میں فلاں بیوہ خاتون آگئی تھی' ہاں یہ ضرور ہوا کہ پہلی بیوی حرمت بی بی کو بیوہ کرکے طلاً چھوڑ دیا اور اس کے بعد ۱۸۸۶ء سے لے کر ۱۹۰۲ء تک مسلسل سولہ سال تک ایک باکرہ محمدی بیگم کے جھوٹے تخیل میں غلطاں رہے۔ درمیان میں ثیب کا خیال جاتا رہا کہ میری یہ بھی کوئی پیش گوئی ہے' اس کے لئے بھی کچھ ہاتھ پاؤں مارے جائیں اگرچہ بعد میں کوئی تاویل کرکے جان چھڑوالی جائے مگر ناس ہو ابلیس کا اس کی دوستی اور رفاقت ایسی ہی ہوتی ہے۔ وہ انسان کو بُری طرح ذلیل کرتا ہے۔ غرضیکہ یہ پیش گوئی بھی ریل گاڑی کی طرح اندر ہی اندر تحلیل ہوگئی اور مرزا صاحب بجائے بیوہ کے ایک کنواری کے پیچھے پڑگئے' جس کے ضمن میں دونوں جہاں کی رسوائیں پلے پڑگئیں۔ آخر ناکام ونامراد دنیا سے رخصت ہوئے۔

مرزاجی نے اپنی وحی درج کی "لانبقی لک من المخزیات" حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ کہ ہم تیری رسوائی کی کوئی بات باقی نہ رہنے دیں گے۔ اب ایمانداری سے جائزہ لیجئے کہ مرزاجی یا اس کے پیروکاروں کی دنیا میں کتنی عزت ہے؟ صورت حال یہ ہے کہ مرزائیت اور قادیانیت ایک گالی بن چکی ہے' حتی کہ قادیانی اپنے آپ کو چھپاتے ہیں۔ قادیان سے کھسک کے ربوہ (موجودہ چناب نگر) آئے۔ وہاں سے بھاگ کے لندن میں پہنچے' وہاں سے آگے کوئی جزیرہ تلاش کررہے ہیں۔ آئے روز اخبارات میں آتا ہے کہ برطانیہ میں اپنی مدت پوری ہونے پر کہیں اور پناہ گاہ تلاش کررہے ہیں۔ اس کی جھوٹی پیش گوئیاں لعنت کا ہار بن کر قادیانی اور اس کے دم چھلوں کے گلوں کی زینت بن چکے ہیں۔

مرزاجی نے لکھا کہ "مولوی محمد حسین بٹالوی میرے تابع ہوجائے گا" تتمہ الاسلام وغیرہ مگر زمانہ گواہ ہے' آسمان وزمین' مشرق ومغرب گواہ ہیں کہ مولانا محمد حسین بٹالوی آخر دم تک مسلمان ہی رہ کر مرزا کی چھاتی پر مونگ دلتے رہے اور اپنے صحیح ایمان پر ہی دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس پیش گوئی کے ضمن میں زمانہ قادیانی سے لے کر آج تک سینکڑوں خوش قسمت انسان قادیانی دلدل سے نکل کر جنت کے راستے پر چل پڑے' آپ میر عباس علی سے لے کر ڈاکٹر حسن محمود عودہ اور اس کے بعد آخری خوش قسمت انسان تک سینکڑوں انسان گن سکتے ہیں مرزاجی نے کہا کہ کسی آدمی کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا سب سے بڑھ کر رسوائی ہے (تریاق القلوب) جبکہ یہ منظر مرزاجی کی زندگی میں آئے روز پیش آتا رہا مگر آنجناب ذرہ بھر مشتعل نہ ہوئے۔ یہ منظر اس کے پیروں کو اپنی اور مرزاجی کی پیش گوئیوں کے متعلق سینکڑوں بار پیش آیا مگر یہ ٹولی ہے ہی اتنی ڈھیٹ کہ کروڑ دفعہ جھوٹے ہوکر بھی منفعل یا خفیف ہونے کا اظہار نہیں کرتی بلکہ دم بدم اپنی دجالی تحریک کو آگے بڑھانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ مباحثے بھی کرلیتے ہیں' شرطیں بھی لگالیتے ہیں' مگر کسی کامیابی کے آثار دیکھنا ان کو نصیب نہیں ہوتا اور نہ ہی ممکن ہے۔ ہم اہل اسلام کے اہل علم ودانش افراد کی خدمت میں عرض گزار ہیں کہ آپ اپنے ایمان کو مقدم سمجھتے ہوئے ان کے ابلیسی اخلاق کے جال میں نہ پھنسیں' کسی نوکری ویزے اور چھوکری کے چکر میں نہ پھنسیں

اپنے سامنے ہمیشہ میدان محشر رکھیں کہ چند روزہ عارضی مفادات کے پیش نظر ان سے ہرگز متاثر نہ ہوں' اب آخر میں بندہ خادم مرزاجی کی ایک اہم پیش گوئی اور بنیادی پیش گوئی یا اس تحریک کا مقصد پیش کرتا ہے کہ آنجہانی نے بارہا کہا کہ میرے مقاصد اصلاح امت اور کسر صلیب ہیں' مگر دوسری لاف زنیوں کی طرح نہایت واضح طور پر اس کا حال بھی ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ میں نے ذیل میں صلیب کی ترقی اور پیش رفت کے متعلق کچھ بین الاقوامی رپورٹوں کا خلاصہ پیش کیا ہے' آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان رپورٹوں کے تحت آپ لاجیت' الحاد' ترقی صلیب وغیرہ کے مناظر ملاحظہ فرماکر قادیانی کے کسی پسندیدہ لعنتوں کا قلادہ اس کی گردن میں زیب تن کرتے ہوئے اس کی بھنک سے بھی دور رہیں بلکہ خدا سے اس فتنہ دجالی سے پناہ مانگتے ہوئے' آخرت میں کامیابی اور سرخروئی کا بندوبست کیجئے اس کے ساتھ ہی غیر اقوام کے پیش نظر اپنے ہاں کے قومی اداروں اور جماعتوں کی پیش رفت اور کارکردگی کا موازنہ کرکے احساس کرلیا کریں کہ ایسے طاغوتی منصوبوں کے بالمقابل ہمیں کس انداز سے اور کتنے وسیع اور اہم ترین اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہذا ہم اپنے مدرسین' اداروں اور تنظیموں کی خدمت میں ان فتنوں کی طرف توجہ دینے کی بصد ادب گزارش کرتے ہیں۔

مرزاجی کے اعتراف کے مطابق ایک رپورٹ اس کو پہلی کتاب براہین میں بحوالہ جیکر صاحب مندرج ہے' اس کے مطابق ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد معمولی تھی اور عالمی سطح پر اسلام کے خلاف کتب لاکھوں کی تعداد میں تھیں' اس لئے ایسے حالات میں مرزاجی نے کسر صلیب کا دعویٰ فرمایا کہ میرے آنے کے دو مقصد ہیں کہ مسلمان صحیح مسلمان بن جائیں اور عیسائی الوہیت مسیح سے باز آکر خداپرست بن جائیں۔ مگر مرزاجی کے مرنے تک حالات بگڑتے ہی گئے' صلیب کو وسعت اور ترقی ہی رہی' چنانچہ ازاں بعد اس کی رپورٹیں اس سے گھمبیر ہی ہوتی ہیں۔ مرزاجی آئے اور اپنی ڈفلی جاکر چلے گئے' مگر نہ مسلمان سدھرے اور نہ کسر صلیب ہوئی۔ بلکہ صلیب کے سایہ میں سورج غروب نہ ہوتا تھا' اب حالات اس سے ہزار ہا گنا دگرگوں ہوچکے ہیں' صلیب کے اثرات نے تمام خطہ ارضی کو اپنی وسعتوں میں سمالیا ہے اور اس کی پیش رفت کے ان گنت طور طریقے دنیا میں مصروف کار ہیں' جن کا ادراک اور احاطہ انسانی ذہنوں سے بالاتر ہے۔ ان کے پچیس ہزار سے زائد فرقے اور چرچ کام کررہے ہیں' ہزار ہا عقائد نامے مرتب ہوچکے ہیں' سینکڑوں مشن پاکستان میں رواں دواں ہیں۔ ذیل میں چند حقائق ملاحظہ فرمایئے اور مرزاجی کی کسر صلیب کو داد دیجئے اب صرف پاکستان میں عیسائی آبادی 1951ء میں چار لاکھ چھتیس ہزار سات سو چھ تھی' 1961ء میں پانچ لاکھ تراسی ہزار آٹھ سو چوراسی اس کے بعد آبادی کے اعداد و شمار مختلف ہیں کوئی کتنے بتاتا ہے اور کوئی کتنے۔ بہرحال حالت تیزی سے ترقی پذیر ہے حتی کہ اب یہ اقلیت ہمارے حکمران بننے کے خواب دیکھ رہی ہے' عیسائی مشنریوں کے مختلف طریقہ واردات ہیں۔

طریقہ کار یعنی مرتد بنانے کے طریقے :

ملا کتاب' اسکول' ملک میں ۱۵ مختلف اضلاع میں' ایسے ادارے ہیں جو صلیب' پرستی کی تبلیغ کرتے بیٹھے بٹھائے نوجوان مسلمان بچوں اور بچیوں کو دے رہے ہیں اور پاس ہونے پر بلا دریغ کھلے نمبروں میں پاس کرکے ان کی حوصلہ افزائی کرکے تعریفی اسناد دیتے ہیں' اس طرح بچوں کے ذہن نفسیاتی طور پر خراب کررہے ہیں۔

دوسری رپورٹ : چنانچہ مرزا اپنی ڈفلی جاکر دنیا سے بہزار ذلت رخصت ہوگئے' تو کسر صلیب کا نعرہ کیا بنا؟ خود ان کے گھر کی رپورٹ سنئے چنانچہ ان کے اخبار الفضل جون 1941ء کی رپورٹ میں لکھتا ہے کہ :

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے (۱۳۷) مشن کام کررہے ہیں' یعنی ہیڈ مشن ۱۳۷ ہیں' ان کی برانچوں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے' ان ہیڈ مشنوں میں ۱۸۰۰ پادری مصروف کار ہیں (۲۵۳) ہسپتال ہیں' جن میں ۵۰۰ ڈاکٹر کام کررہے ہیں' ۴۳ پریس ہیں تقریباً ۱۰۰ اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں' ۵۱ کالج' ۶۱۷ ہائی اسکول اور ۶۱ ٹریننگ کالج ہیں جن میں ساٹھ ہزار آدمی تعلیم پاتے ہیں۔"

نیز ایک تنظیم سیلویشن آرمی قائم کی ہے جس کا معنی ہے نجات دہندہ فوج عرف عام میں مکتی فوج کہا جاتا ہے یہ باقاعدہ یونیفارم پہنتی ہے اور نہایت فعالیت اور ہوشیاری کے ساتھ مسلمانوں میں وبائے ارتداد پھیلارہی ہے' چنانچہ اس تنظیم کے تحت ۳۰۸ یورپین اور ۲۸۸۶ ہندوستانی مناد یعنی مبلغ کام کررہے ہیں اور ان کے ماتحت ۵۰۷ پرائمری اسکول ہیں' جن میں ۱۸۹۷۵ آدمیوں کی پرورش ہورہی ہے' ان سب مشنوں اور قربانیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ بقول ان کے ۲۲۴ آدمی روزانہ مختلف مذاہب سے عیسائیت میں داخل ہورہے

ہیں۔

ان کے مقابلہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ وہ تو شاید اس کام کو قابل توجہ ہی نہیں سمجھتے (ویسے بھی یہ کام مسیح کے سپرد کیا گیا ہے اس لئے مسلمان اس طرف سے بے فکر ہیں...... ناقل) قادیانی جماعت کو سوچنا چاہئے کہ عیسائی مشنریوں کی تعداد کے استعداد وسیع جال کے مقابلہ میں ان کی ساعی کی کیا حقیقت ہے؟ ہندوستان بھر میں دو در جن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں انہیں بھی ہم خوب جانتے ہیں۔

ناظرین کرام! مرزا جی آئے اور مسیح کی ڈیوٹی بزعم خود پوری کر کے چلے بھی گئے' مگر صلیب کا یہ حال ہے کہ ۱۹۳۱ء میں روزانہ ۶۰ سے ۸۱ زندہ خدا کے دامن سے الگ' مرزا کے مردہ خدا کے دامن سے وابستہ ہو رہے ہیں اور یہ قصہ صرف ایک ہندوستان کا ہے باقی ممالک الگ ہیں' جن کے اعداد و شمار اللہ ہی بہتر جانتا ہے ایشیا کے ممالک اسلامیہ' افریقہ اور یورپ کے الگ ہیں اور یہ پیش رفت ۱۹۳۱ء سے آگے نکل چکی ہے' ۱۹۹۹ء تک کس قدر ترقی پذیر ہو چکی ہو گی اور ان کے بقول ۲۰۰۹ء اور ۲۰۲۵ء میں کیا ہو گی اور اُدھر ابھی تک صداقت مرزا کا لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے۔ تف ہے ایسے مسیح اور ایسے مہدی پر کہ جس کی ترقی کا یورس گیئر لگا ہوا ہے۔

مشن اسکول و کالج :

مسلمان بچوں کو دین اور اپنی تہذیب سے برگشتہ کرنے کے لئے یہ ادارے خوب کام کرتے ہیں' ظاہر اوردی کے طور پر یونیفارم کی صفائی' تصویر رنگین ابتدائی قاعدے اور نظریات کو متاثر کرنے کے لئے دلچسپ تفریحی کہانیوں پر مشتمل کتب اور رسائل جن کے ذریعے مسلمان بچوں کو دین سے برگشتہ کر کے "بابو" بنایا جاتا ہے۔ جو اپنے دین' تہذیب سے بالکل بے خبر یا لاابالی ہو جاتے ہیں' وہاں کا اسٹاف تمام کا تمام عیسائی ہوتا ہے جو اپنے مخصوص طور طریقے پر ان کی تربیت کرتا ہے۔

مخلوط تعلیم :

اسلامی تہذیب کے لئے یہ ایک زہر ہلاہل ہے جس کے اثرات اسلامی معاشرہ میں بھی ابھر آئے ہیں' جبکہ اسلامی تہذیب و کلچر مرد و عورت کی علیحدگی اور ان کو باوقار طرز حیات عطا کرنے اور اپنانے کی داعی تھی مگر برا ہو اس بے خدا تہذیب و کلچر کا کہ جس نے بچپن ہی سے کاپیوں اور قاعدوں پر لڑکی اور لڑکے کی رنگین تصویر سے اس زہر ناک تہذیب کا آغاز کیا حتیٰ کہ مرد و عورت کا اختلاط بچپن ہی سے اس تباہی کے کنارے پر لے آیا ان ظالموں کا عجیب طرز طریق ہے کہ ابتدائی کلاسیں تو الگ الگ ہوں گی مگر عالم شباب میں یعنی کالج اور یونیورسٹی میں دونوں کو اکٹھا کر دیا جس کے نتائج آئے دن نکلتے رہتے ہیں۔

معاشرہ کی مجبوری سے مفاد اٹھانا :

عیسائی مشنریاں خصوصیت سے ان حلقوں کو ہدف بناتی ہیں جو کہ زمینی یا آسمانی آفت سے متاثر ہوں ایسے حالات میں یہ لوگ مشنری کے روپ میں جا کر خوب ارتداد اور الحاد پھیلاتے ہیں نخش گانوں کی خوب تقسیم کرتے ہیں کفریہ گیت گا گا کر مجبور خلق خدا کو ان کے حقیقی خالق سے دور کرتے ہیں' بجائے رب العالمین کے تصور کے الوہیت انسانی کی تعلیم سے مزید ان کو پریشان کرتے ہیں گویا یہ شعبہ حیات کے ہر موڑ پر یہ انسانیت کے دشمن اور مالک حقیقی کے باغی بطور راہزن اور ڈاکو بھولے بھالے انسانوں کی متاع ایمان کو خوب لوٹتے ہیں اور بظاہر اپنے آپ کو محب انسانیت اور خیر خواہ کہتے ہیں۔

مختلف عنوان اور شوشے :

یہ انسانی مسیحا بنتے پھرتے ہیں ان کی مختلف تنظیمیں اور ادارے عالمی سطح پر معصوم انسانیت کی رگوں میں ظالمانہ پنجے گاڑ دیتے ہیں کبھی حقوق انسانی کا شوشہ چھوڑتے ہیں' کبھی آزادی کا' کبھی جمہوریت کا' کبھی ریڈ کراس کا' کبھی سلامتی کونسل کا' کبھی ہزاروں تنظیموں میں سے کسی نہ کسی تنظیم کا' کبھی رفاہی امور کا اور کبھی کسی بے حال معاشرے کی خوشحالی کا غرضیکہ ہزارہا ہتھکنڈے ہیں جو کہ معصوم انسانیت کے جسم میں پیوست کر کے اس کو جہنم رسید کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کے نام پر ملک و دین دشمن اشخاص کی پشت پناہی اور انتہائی خطرناک قسم کے ملحدین کی پشت پناہی اور حقوق کے نام پر انہیں اپنے ہاں تحفظ دینا اور ایسے لوگوں پر بے دریغ ڈالر اور پونڈ خرچ کرنا جیسے سلمان رشدی اور شیطانی آیات کا مسئلہ ہے تسلیمہ نسرین کا مسئلہ اور سب سے بڑھ کر حقوق کے نام پر کسی قوم و ملت کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی اس کے خلاف اپنی معمولی اقلیتوں کو فتنہ و فساد پر آمادہ کر کے ملک و قوم کے سکون کو تباہ کرنا بلکہ ایسی تحریکات کے مراکز اپنے ملک میں قائم کرا کے اس ملک کے امن و عامہ کو تہ و بالا کرنا جیسے قادیانی بہائیہ جیسے ملک میں مختلف مذہبی اور سیاسی پارٹیوں کو ...

باقی صفحہ ۸ پر

جناب محمد طاہر رزاق

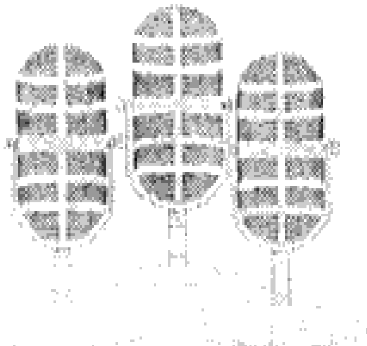

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت

پچھلے دنوں قادیانیوں کے ترجمان ہفت روزہ "لاہور" میں ایک قادیانی کا مضمون شائع ہوا جس کا عنوان تھا "سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی خطابت، جس نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا" عنوان پڑھ کر مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے کوئی کہہ رہا ہو...... کہ

"سورج جس نے بہت اندھیرا پھیلایا۔"

"پھول جس نے بہت بدبو پھیلائی۔"

"شیر جس نے بہت بزدلی پھیلائی۔"

"چودھویں کا چاند جس نے بہت بدصورتی پھیلائی۔"

میرا دل پکارا کہ یہ عنوان تو یوں ہونا چاہیے تھا کہ "سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی خطابت، جس نے قادیانیت کو بہت نقصان پہنچایا۔" لیکن دجال قادیان کے مکار چیلے نے "قادیانیت" کی جگہ "اسلام" لکھ دیا...... یہ ایسے ہی ہے جیسے مرزا قادیانی نے نبوت کی جگہ اپنا نام رکھ دیا...... جیسے مرزا قادیانی نے آنے والے مسیح موعود کی جگہ اپنا نام تحریر کردیا...... جیسے کذاب قادیان نے آنے والے امام مہدی کی جگہ اپنا نام آویزاں کردیا...... ایسی شعبدہ بازی قادیانیوں کے بائیں ہاتھ کا کام ہے...... کیونکہ شیطان نے خود بڑی محنت سے انہیں فنون سکھائے ہیں۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خطابت تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف تھی۔

شاہ جیؒ کی خطابت ناموس رسالت کی حفاظت پر مامور تھی۔

شاہ جیؒ کی خطابت جھوٹی نبوت کے وجود کو خاکستر کرنے کے لئے شعلہ جوالہ تھی۔

شاہ جیؒ کی خطابت مرزا قادیانی کی شخصیت بے حیثیت کے لئے درہ عمر فاروقؓ تھی۔

شاہ جیؒ کی خطابت مرزا قادیانی کے آقا فرنگی ملعون کے لئے صلاح الدین ایوبی کی للکار تھی۔

شاہ جیؒ کی خطابت مرتدین کے لئے صدیق اکبرؓ کا جلال تھی۔

اس خطیب اعظم، اس آفتاب خطابت، کی چند کرنیں پیش خدمت ہیں...... مطالعہ فرمائیے اور اپنے ایمان کو جلا بخشئے، عقیدہ ختم نبوت پر خطاب کرتے ہوئے شاہ جیؒ گوہر افشانی فرمارہے ہیں:

"میں حیران ہوتا ہوں کہ خدا نے جس قوم کو آمنہ کا لعل ﷺ دیا ہو، جسے امام الانبیاء ﷺ، فخر رسل ﷺ، باعث کل ﷺ، پیغمبر آخر الزماں ملا ہو اسے اور کیا چاہئے؟"

پورا قرآن، اسلام، احادیث، ائمہ کی محنت، یہ سجادے، یہ تصوف، یہ اس حضور ہی حضور ہیں۔ بیچ میں اگر ختم نبوت پر بال آئے گا تو پوری عمارت نیچے آگرے گی۔ خدا، خدا نہیں رہے گا، لوگ اور ہی بنائیں گے۔

توحید را کہ نقطہ پرکار دین ماست
دانی؟ کہ نکتہ ز زبان محمد است

بالواسطہ کچھ نہیں ملے گا، کعبہ میں جو صحف ابراہیم و موسیٰ علیہم السلام کی درس گاہ تھا، اس میں تین سو ساٹھ پتھر لا رکھے، پھر آمنہ بی بی کے ہاں لال آیا اور عبداللہ کا چاند طلوع ہوا تو ان کا گھر صاف ہوا۔ محور ہی ان کی ذات ہے، مجھے کچھ اور سوجھ نہیں سکتا۔

در پہ بیٹھے ہیں تیرے بے زنجیر
ہائے کس طرح کی پابندی ہے

وہاں ہی مر گئی جو نبی جنے، مشاطہ ازل نے تیری ﷺ زلفوں میں کنگھی ہی توڑ دی، اب کنڈل تو باقی رہیں گے لیکن کسی کنگھی کی ضرورت نہیں رہے گی۔ دیوانے بن جاؤ، عقل کو جواب دے دو، ختم نبوت کی حفاظت عقل کا نہیں، عشق کا مسئلہ ہے، صحابہ کرامؓ صحیح معنوں میں دیوانگان محمد ﷺ تھے۔ بس۔

خراباتیاں سے پرستی کنند
محمد بگویند و مستی کنند

آیت خاتم النبیین (الاحزاب) میں خاتم کے معنی قادیانی حضرات کے نزدیک مہر کے ہیں تو بھی ختم نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، گورنمنٹ کے مقرر کردہ محکمہ کی طرف سے جس مکان کے دروازہ پر سیل (مہر) لگادی جاتی ہے تو عوام کا کوئی فرد اسے توڑنے کا مجاز نہیں ہوتا، اسی طرح محکمہ ڈاک کے جس تھیلے پر مہر لگادی جاتی ہے تو اسے

بھی راستہ میں کوئی نہیں کھولتا تاوقتیکہ منزل مقصود پر افسر مجاز تک پہنچ جائے۔ (محمد رسول اللہ ﷺ پر) نبوت کے خاتمہ کی مہر ثبت ہوگئی ہے۔ اسے کھولنے کی تاقیامت کسی بشر کو اجازت نہیں اور اگر کوئی اسے کھولنے کی چوری کرے گا تو وہ پکڑا جائے گا۔

مسلمانو! آج میں کھل کر ایک بات کہتا ہوں بلکہ ایک قدم آگے بڑھتا ہوں کہ اللہ کی ربوبیت اس وقت تک قائم ہے جب تک محمد ﷺ کی نبوت قائم ہے کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت کی ابدیت ہی اللہ کی ربوبیت کی مظہر ہے' ہم میں سے کسی نے خدا کو دیکھا ہے؟ ہم کیسے یقین کرلیں کہ ایسی بھی کوئی ہستی ہے جسے خدا کہتے ہیں؟ ہاں ہم نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے جنہوں نے ہمیں بتایا ہے کہ خدا بھی ہے' ہمیں تو اعتماد ہے اس بلند شخصیت پر' بھائی اعتماد کی تو ساری بات ہے اگر اعتماد نہ رہا تو سارا کھیل ہی چوپٹ ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور اس کی اہمیت کے عنوان پہ خطابت کرتے ہوئے شاہ جیؒ فرماتے ہیں:

"ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے' جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا' جی نہیں' چوری کا حوصلہ کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑادوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا' میں اس کا ہاتھ قطع کردوں گا' میں میاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کسی کا نہیں' نہ اپنا' نہ پرایا میں انہی کا ہوں' وہی میرے ہیں۔ جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا ہو' میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشا دیکھتے ہیں۔"

مسلمانو! لیلائے آزادی سے ہمکنار ہونے کی تمنا ہے تو سب سے پہلے فرنگی کی خانہ ساز نبوت کے قصر قادیان کو مسمار کرو اور فرنگی کے اس خود ساختہ پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو۔ میرے نزدیک مرزائیت اور عیسائیت ہندوستان میں ایک ہی وجود نامسعود کے دو نام ہیں۔ انہوں نے صرف ہمارے ملک و سلطنت کو ہی تاراج نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کے دین و ایمان کی متاع عزیز' آبروئے خدا محمد ﷺ کی ردائے نبوت پر قزاقانہ حملہ کیا ہے۔"

یتیم مکہ محمد کہ آبروئے خداست

کے کہ خاک رہش نیست بر سر خاک است

جو نام نہاد مسلمان نبوت کے ان ڈاکوؤں سے حسن سلوک کے قائل ہیں یا ان سے رواداری پر عامل ہیں اور انگریز کو اولی الامر بھی جانتے اور مانتے ہیں وہ حرماں نصیب روز محشر شفیع امت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا منہ لے کر آئیں گے؟

جب شاتم رسول راجپال نے گستاخانہ کتاب لکھی تو شاہ جیؒ نے لاہور میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

"مسلمانو! میں تمہاری سوئی ہوئی غیرت کو جھنجوڑنے آیا ہوں' آج کفار نے توہین پیغمبر ﷺ کا فیصلہ کرلیا ہے۔ انہیں شاید یہ غلط فہمی ہے کہ مسلمان مرچکا ہے' آؤ اپنی زندگی کا ثبوت دیں۔ عزیز نوجوانو! تمہارے دامن کے سارے داغ صاف ہونے کا وقت آپہنچا ہے۔ گنبد خضرا کے مکین تمہاری راہ دیکھ رہے ہیں' ان کی آبرو خطرے میں ہے' ان کی عزت پر کتے بھونک رہے ہیں۔ اگر قیامت کے روز محمد ﷺ کی شفاعت کے طالب ہو تو پھر نبی اکرم ﷺ کی توہین کرنے والی زبان نہ رہے یا پھر سننے والے کان نہ رہیں۔"

"آج آپ لوگ جناب فخر رسل رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں' آج اس جلیل القدر ہستی کا وجود معرض خطر میں ہے' جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے' میں گیارہ سال سے آپ لوگوں میں تقریریں کررہا ہوں' آج مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب (یہ دونوں حضرات اسٹیج پر موجود تھے' شاہ صاحب رحمہم اللہ نے ان کی طرف اشارہ کرکے یہ فقرہ ادا کیا) کہ دروازے پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہن آئیں اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں' کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔"

ارے دیکھو تو کہیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے پر تو نہیں کھڑی ہیں؟

(یہ سن کر مجمع پلٹا کھا گیا' لوگوں میں کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے) تمہاری محبت کا تو یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تڑپ رہے ہیں۔ آج حضرت خدیجہ اور عائشہ رضی اللہ عنہن پریشان ہیں۔ بتاؤ تمہارے دلوں میں امہات المومنین کی کیا وقعت ہے؟

آج ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا تم سے اپنے حق کا مطالبہ کررہی ہیں' وہی عائشہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمیرا کہہ کر پکارتے تھے' جنہوں نے سید عالم ﷺ کی رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی تھی' اگر تم خدیجہ اور

عائشہ رضی اللہ عنہن کے ناموس کی خاطر جانیں دے دو تو کچھ کم فخر کی بات نہیں ہے' یاد رکھو جس روز یہ موت آئے گی پیام حیات لے کر آئے گی۔

نبی افرنگ مرزا قادیانی' اس کی ذریت اور اس کی ارتدادی جماعت کی مذمت و مرمت کرتے ہوئے شاہ جی شعلہ فشاں ہیں:

"تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے اس کی نقوش میں توازن نہ تھا' قد و قامت میں تناسب نہ تھا اخلاق کا جنازہ تھا' کیرکٹر کی موت تھی' سچ بھی نہ بولتا تھا' معاملات کا درست نہ تھا' بات کا پکا نہ تھا' بزدل اور ٹوڈی تھا' تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے' لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری نہ بھی ہوتی' وہ مجسمہ حسن و جمال ہوتا' قویٰ میں تناسب ہوتا' چھاتی ۴۵ انچ' کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو پتہ نہ چلتا' بہادر بھی ہوتا' مرد میدان ہوتا' کریکٹر کا آفتاب ہوتا' خاندان کا ماہتاب ہوتا' شاعر ہوتا' فردوسی وقت ہوتا' ابوالفضل اس کا پانی بھرتا' خیام اس کی چاکری کرتا' غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا' انگریزی کا شیکسپیئر ہوتا اور اردو کا ابوالکلام آزاد ہوتا' پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟

میں تو کہتا ہوں کہ اگر خواجہ غریب نواز اجمیری' سید عبدالقادر جیلانی' امام ابوحنیفہ' امام بخاری' امام مالک' امام شافعی' ابن تیمیہ' غزالی' یا حسن بصری رحمہم اللہ بھی نبوت کا دعویٰ کرتے تو کیا ہم انہیں نبی مان لیتے؟ علی دعویٰ کرتا کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی' سیدنا ابوبکر صدیق' سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ میاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت اور رسالت جس کے سر پر ناز کرے وہ ایک ہی ہے جس کے دم قدم سے کائنات میں نبوت سرفراز ہوئی۔"

جب خدا نے خود یہ فیصلہ دے دیا کہ فلاح کے لئے صرف نبی امی کی اتباع کی ضرورت ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ اب جو (نبی) آئے گا یا آنا چاہتا ہے' وہ کیا کرنے آئے گا؟ کیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرے گا اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کرے گا؟ کیا وہ پانچ نمازوں کی بجائے سات یا تین کر دے گا؟ کیا وہ رمضان کے ۳۰ یا ۲۹ روزوں کی بجائے ۱۵ یا ۲۰ کر دے گا؟ آخر جو آئے گا وہ کرے گا کیا؟

حضرت ناسخ جو آئیں دیدہ و دل فرش راہ
پر کوئی اتنا تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا؟

ستم دیکھئے یہ لوگ کس قدر بے بصیرت ہیں' کتنے عاقبت نااندیش ہیں کہ لباس نبوت کس کے بدن پر مزین کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ جسے گز اور کلوخ میں تمیز نہیں' اور جسے جوتا پہننے کا سلیقہ نہیں' دایاں بائیں میں اور بایاں دائیں میں' گڑ سے استنجا کیا جا رہا ہے اور مٹی کھائی جا رہی ہے۔

دیکھا' میاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر ہاتھ ڈالا تو خدائے غیور نے عقل ہی سلب کر لی اور مخبوط الحواس بنا دیا' یہ عقل کے مسلوب ہونے کی علامت ہی ہے کہ مرزا قادیانی ملکہ وکٹوریہ کو خدا لکھتا ہے' جیسے ایک غلام آقا کو خطاب کرتا ہے کہتا ہے:

"میں اور میرا خاندان سلطنت انگلینڈ کے دیرینہ خادم ہیں' نیز اے ملکہ معظمہ ادام اللہ بقاءک خلد اللہ ملکہا' تو زمین کا نور اور میں آسمان کا نور۔ پس تجھ زمین کے نور نے مجھ آسمان کے نور کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میرے پاس جو کچھ ہے' تیرے ہی وجود کی برکت سے ہے۔"

مرزا کے جانشین **مرزا** محمود سے کہو کہ فیصلہ آج ہی ہو جاتا ہے' تم اپنے باپ کی خانہ ساز نبوت لے کر آؤ' میں اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم لہراتا ہوا آؤں گا' تم اپنے ابا کی عادت کے مطابق یاقوتیاں کھاؤ اور پلومر کی ٹانک وائن پی کر آؤ۔ میں اپنے نانا کی سنت کے مطابق جو کے ستو کھا کر آؤں گا' تم حریر و پرنیاں پہن کر آؤ میں اپنے نانا کے مطابق موٹا جھوٹا پہن کر آؤں گا۔

ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گو

آؤ اور اپنے باپ کو ایک صحیح العقل انسان تو ثابت کر دکھاؤ۔ مناظرہ میرا تمہارا اس بات پر ہے اور یہ فیصلہ کن مناظرہ ہو گا' میں ملت اسلامیہ کا نمائندہ ہوں' تم میدان میں اترو' لکھنؤ' دلی یا تمہارے مرقد قادیان میں کہیں بھی جہاں تم چاہو۔

بس تجربہ کردیم دریں دیر مکافات
با دُرد کشاں ہر کہ در افتاد بر افتاد
(شیرازی)

نبوت کے ڈاکوؤ! تم میں اتنی ہمت کہاں کہ تم بخاری کے مقابلہ میں آؤ' ہمارے مقابلہ میں جو بھی آیا ہم نے اسے پچھاڑا ہے' تم انگریز کے ذلہ خوار ہو اور میں ابن حیدر کرارؓ' حیدر نے یہودیت کے مرکز خیبر کو اکھاڑا اور میں مرزائیت کے مرکز تمہارے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔"

میں مرزا محمود اور قادیانیت کی جو مخالفت کر رہا ہوں رب العزت کی قسم ہے اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں ہے اور نہ مجھے مرزا محمود اور

قادیانیوں سے کوئی ذاتی رنجش یا کد ہے۔ میری دشمنی صرف حضور ختم المرسلین ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے۔ مرزائی' محمد رسول اللہ کا شریک (مرزا غلام احمد کو) جانتے ہیں اور خدا کو یہ بات ہرگز گوارا نہیں ہے۔ دنیا میں ہزاروں نہیں' لاکھوں اور کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو خدا کا شریک بناتے ہیں لیکن خدا نے اپنے قصر ربوبیت کے دروازے بند نہیں کئے اور بدستور جس طرح ان کی پرورش کرتا ہے۔ اس کا غضب پوری طرح سے کبھی ان پر نازل نہیں ہوا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں شریک بنانے والے کو کبھی معاف نہیں کیا۔

اے قادیانیو! اگر نیا نبی بنائے بغیر تمہارا گزارا نہیں ہو سکتا اور اس کے بغیر تم جی نہیں سکتے تو ہمارے مسٹر جناح کو ہی نبی مان لو۔ ارے مرد تو تھا' جس بات پر ڈٹا کوہ کی طرح اڑ گیا' آہوں کے بادل اٹھے' اشکوں کی گھٹا چھائی' خون کی ندیاں بہہ گئیں' لاشوں کے انبار لگ گئے مگر کوئی چیز مسٹر جناح کے عزم کو نہ ہلا سکی' اس نے تاریخ کے اوراق کو پلٹ دیا اور ملک کے جغرافیے کو بدل کر رکھ دیا۔ ارے تمہاری نبوت کو بھی جگہ ملی تو لٹ پٹ کر اسی کے قدموں میں تمام عمر گزار دی' انگریزوں کی نوکری نہیں کی' حکومت سے خطاب نہیں لیا' انگریزوں سے کوئی تنخواہ نہیں کی اور ایک تمہارا نبی ہے کہ حضور گورنمنٹ کے آگے عاجزانہ درخواستیں کرتے کرتے ۵۰ الماریاں سیاہ کر ڈالیں۔

مرزا قادیانی کے آقا انگریز لعین کے بارے میں خطاب کرتے ہوئے شاہ جیؒ لب کشائی کرتے ہیں:

"میں ان سوؤروں کا ریوڑ چرانے کو بھی تیار ہوں جو برٹش امپریلزم کی کھیتی کو ویران کرنا چاہیں' میں کچھ نہیں چاہتا' میں ایک فقیر ہوں' اپنے نانا کی سنت پر کٹ مرنا چاہتا ہوں اور اگر کچھ چاہتا ہوں تو اس ملک سے انگریز کا انخلا' دو ہی خواہشیں ہیں۔ میری زندگی میں یہ ملک آزاد ہو جائے یا پھر میں تختہ دار پر لٹکا دیا جاؤں' میں ان علماء حق کا پرچم لئے پھرتا ہوں جو ۱۸۵۷ء میں فرنگیوں کی تیغ بے نیام کا شکار ہوئے تھے' رب ذوالجلال کی قسم مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں' لوگوں نے پہلے ہی کب کسی سرفروش کے بارے میں راست بازی سے سوچا ہے؟ وہ شروع سے تماشائی ہیں اور تماشا دیکھنے کے عادی ہیں۔"

حکومت وقت کو پاکستان کے بارے میں قادیانیوں کی زہرناکیوں سے آگاہ کرتے ہوئے شاہ جیؒ یوں گویا ہوتے ہیں:

"وہ شخص یا وہ جماعت کبھی بھی پاکستان کے مفادات سے وفاداری نہیں کر سکتی جو پاکستان میں بیٹھ کر اکھنڈ بھارت کی صدارت کے خواب دیکھے۔ وزیر خارجہ ظفر اللہ خان سے تو محترم لیاقت علی خان نپٹ لیں گے۔ میں تو مرزا بشیر الدین محمود کی بات کر رہا ہوں کہ وہ پاکستان اور ہندوستان کو ملا دینے کے خواب دیکھ رہا ہے' اسے کیوں کھلا چھوڑ رکھا ہے؟ اگر آج اس پاکستان کے دشمن گرگ باران دیدہ کو درست نہ کیا گیا تو وہ ایک عظیم خطرہ بن سکتا ہے' رسول ﷺ کا دشمن لیاقت علی خان کا وفادار نہیں ہو سکتا' پاکستان کے ہر غدار کو ختم ہو جانا چاہئے' چاہے وہ کوئی ہو۔

جو عدو باغ ہو برباد ہو
چاہے وہ گل چیں ہو یا صیاد ہو

"حکومت کا فرض ہے کہ وہ پاکستان کے دوست اور دشمن میں تمیز کرے' جو لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار نہیں' وہ پاکستان کے کیسے وفادار ہو سکتے ہیں۔ مرزائیوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مقابلہ میں غلام احمد قادیانی کی شخصیت اور اس کی جھوٹی نبوت کا ست کھڑا کر رکھا ہے' میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں کی یہ سیاسی حکمت عملی ہے' مذہب کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں' یہ اپنی سیاسی حکمت عملی سے اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں' انگریز ہندوستان سے جاتے جاتے مسلمانوں پر اپنے ایک آلہ کار گروہ کو مسلط کر گیا ہے' مدت سے آرزو ہے کہ میاں بشیر الدین سے آمنا سامنا ہو' مجھے امید ہے کہ وہ میری شکل دیکھ کر ہی مسلمان ہو جائے گا لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ وہ سامنے آنے سے شرماتا ہے۔"

تم ناموس مصطفی ﷺ کا تحفظ کرو' میں تمہارے کتے پالنے کو تیار ہوں' میں تمہارے سور چرا لوں گا' میں کہتا ہوں مسلم لیگ نے پاکستان بنایا' ملک تقسیم کرایا' یہ انجمن احمدیہ نے تو نہیں بنایا۔ مرزا بشیر الدین محمود اور ظفر اللہ قادیانی کا پاکستان سے کیا تعلق؟ یہ دم بریدہ سگان برطانیہ آج پاکستان میں دندنا رہے ہیں' ہم ان کی یہ غدارانہ سرگرمیاں ہرگز برداشت نہیں کر سکیں گے اور پاکستان کو مرزائی اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔

وطن عزیز کے بدمعاش و بدقماش حکمرانوں اور بے حس' ابن الوقت اور دنیا پرست مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے شاہ جیؒ کہتے ہیں:

"لگاتار چالیس برس لوگوں کو قرآن سنایا' پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ ان کی سنگینی کے دل چھوٹ جاتے' غاروں سے ہم کلام ہوتا تو جھوم اٹھتے' چٹانوں کو جھنجوڑتا تو چلنے لگتیں' سمندروں

سے مخاطب ہوتا تو ہمیشہ کے لئے طوفان بپا ہو جاتے' درختوں سے کہتا تو وہ ڈولنے لگتے' کنکریوں سے گویا ہوتا تو لبیک کہہ اٹھتیں' صرصر سے کہتا تو صبا ہو جاتی' دھرتی کو سناتا تو اس کے سینہ میں بڑے بڑے شگاف پڑ جاتے' جنگل لہرانے لگتے' صحرا سر سبز ہو جاتے' میں نے ان لوگوں میں معروضات کا بیج بویا ہے جن کی زمینیں بنجر ہو چکی ہیں' جن کے ضمیر عاجز آ چکے ہیں' جن کے یہاں دل و دماغ کا قحط ہے' جن کی پتیاں انتہائی خطرناک ہیں' جو برف کی طرح ٹھنڈے ہیں' جن میں ٹھہرنا المناک اور گزر جانا خطرناک ہے اور جو طاقت ہی کی پوجا کرتے ہیں جن کے سب سے بڑے معبود کا نام طاقت ہے' یہاں امراء دوزخ کے کتے اور سیاستدان کنچنی تو ہیں (الا ماشاء اللہ) ان کے ساتھ نت اور ان کے پیچھے لاشیں چلتی ہیں' ان کی واحد خوبی یہ ہے کہ ہر نیکی اور برائی کی زبان میں جھوٹ بول لیتے ہیں۔"

"میں نے اس زمین کو بہت سا غم دیا ہے' میرا غم ہی کیا؟ اسے تو زہرا کے آنسو اور حسین رضی اللہ عنہم نے خون دیا تھا۔ دجلہ و فرات کے گیسو اسی طرح تابدار ہیں اور حسینؓ کا قافلہ تیرہ سو برس سے اسی طرح لٹ رہا ہے۔"

"کائنات کو چلنے دو' سورج نکلتا اور ڈوبتا ہے' ہم مرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں' ہمارے سپرد جو فرض تھا' الحمد للہ اس سے عہدہ برآ ہونے میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔"

شاہ جیؒ کی خطابت کیا تھی؟ سامعین شاہدین کے تاثرات لکھنے شروع کروں تو ایک عظیم کتاب مرتب ہو جائے' نمونہ کے طور پر برصغیر کے عظیم صحافی' ادیب شہیر' خطیب کبیر' شاعر دلپذیر' فرنگی کی جیلوں کے اسیر' آزادی وطن کے بے باک سپاہی' عظیم عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم آغا شورش کاشمیریؒ کے چند تاثرات پیش کئے جاتے ہیں:

"رعد کی گونج' بادل کی گرج' ہوا کا فراٹا' فضا کا سناٹا' صبح کا اجالا' چاندنی کا جھالا' ریشم کی جھلملاہٹ' ہوا کی سرسراہٹ' گلاب کی مہک' سبزے کی لہک' آبشار کا بہاؤ' شاخوں کا جھکاؤ' طوفان کی کڑک' سمندروں کا خروش' پہاڑوں کی سنجیدگی' صبا کی چال' اوس کا نم' چنبیلی کا پیراہن' تلوار کا لہجہ' بانسری کی دھن' عشق کا بانکپن' حسن کا اخلاص اور کہکشاں کی مسجع و مقفع عبارتیں انسانی آواز میں ڈھلتے ہی خطابات کی جو صورت اختیار کرتی ہیں اس کا جیتا جاگتا مرقع شاہ جیؒ تھے۔" پھر آغا جی ہمیں شاہ جیؒ کا انداز خطاب بتاتے ہیں اور ہمیں اس عہد میں لے جاتے ہیں جو شاہ جیؒ کا عہد تھا۔

خطیب اعظم عرب کا نغمہ عجم کی لے میں سنا رہا ہے
سر چمن پوچھا رہا ہے سرو خا مسکرا رہا ہے
حدیث سرو و سمن نچھاور زبان شمشیر اس پہ قربان
مسیلمہ ایسے جعلسازوں کی بیخ و بنیاد ڈھا رہا ہے
قرون اولیٰ کی رزم گاہوں سے مرتضیٰ کا جلال لے کر
دبیز نیندیں جھنجوڑتا ہے' مجاہدوں کو دکارا رہا ہے
ہیں اس کی للکار سے ہراساں محمد مصطفیٰ کے باغی
وفا کے جھنڈے گڑے ہوئے ہیں' غنیم پر دندنا رہا ہے
میں اس کے چہرے کی مسکراہٹ سے ایسا محسوس کر رہا ہوں
کہ جیسے کوثر پہ شام ہوتے کوئی دیا جھلملا رہا ہے
خدا فروشوں کی خانقاہوں پہ ایک بجلی سی کوندتی ہے
ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے

مزید سنئے:

بخاری تقریر کر رہا ہے!

فضا کو تسخیر کر رہا ہے
نیا تصور ابھر رہا ہے
جہاں چنگیز مر رہا ہے
بخاری تقریر کر رہا ہے
جلال پیغمبری نہ پوچھو
کمال جادوگری نہ پوچھو
خطیب کی ساحری نہ پوچھو
بخاری تقریر کر رہا ہے
گلاب و لالہ کا سلسلہ ہے
بلند آواز حوصلہ ہے
قرون اولیٰ کا ولولہ ہے
بخاری تقریر کر رہا ہے
عروس افکار کا چمن ہے
خیال تازہ کا بانکپن ہے
نوائے اسلام ہم سخن ہے
بخاری تقریر کر رہا ہے
خیال کروٹ بدل رہے ہیں
غزل کے سانچے میں ڈھل رہے ہیں
جدید الفاظ چل رہے ہیں
بخاری تقریر کر رہا ہے
مجھے بھی جیب اچھالنے دو
مجھے بھی الفاظ ڈھالنے دو
مجھے بھی راتیں اجالنے دو
بخاری تقریر کر رہا ہے
وطن کی ٹوٹے نہ آس لوگو!
رکو نہ اب اے اداس لوگو!
کہاں ہو معنی شناس لوگو!
بخاری تقریر کر رہا ہے

کیوں قادیانیو! کیا حال ہے؟ کیا خیال ہے؟

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خطابت نے کیسے نقصان پہنچایا؟

قادیانیت کو؟ بانی فتنہ قادیانیت مرزا قادیانی کو؟ مرزا قادیانی کے آقا انگریز ملعون کو یا اسلام کو؟

قادیانیو! تم تو عقل کے اندھے اور ذہن کے بنجر ہو' تم نے تو اس شخص کو نبی مان رکھا ہے جس کا علم سے کوئی تعلق نہ تھا' جسے اسکول میں ساری کلاس کے سامنے مرغا بنایا جاتا تھا' اور استاد سے بید پڑنے پر پوری کلاس قہقہے لگایا کرتی تھی' جو مختاری کے امتحان میں فیل ہو گیا' جو صحت کے ساتھ اردو کی دو سطریں نہیں لکھ سکتا تھا' جو چند منٹ مربوط اور سلجھی ہوئی گفتگو نہ کر سکتا تھا' جسے مذکر مؤنث نہ آتے تھے' جو واحد جمع سے نا آشنا تھا' جو اردو گرامر کی ابجد سے بھی ناواقف تھا' جسے اپنی بے ربط تحریر میں کوئی محاورہ لکھنا ہوتا تو بیوی سے پوچھ کر لکھتا تھا' جو سیالکوٹ کی کچہری میں منشی بھرتی ہوا تو اسے بی سی سیکھنے اور انگریزی میں تھوڑی بہت منہ ماری کرنے کے لئے شام کو انگریزی کی ٹیوشن پڑھا کرتا تھا' جس نے اپنی کتابوں میں ہفتے کے دنوں اور سال کے مہینوں کے نام بھی غلط لکھے ہیں' تم کیا جانو شاہ جیؒ کی خطابت کو' چمگادڑ سورج پہ کیا رائے دے سکتی ہے؟ دیکھو بابائے صحافت' قافلہ حریت پسندوں کے سالار مولانا ظفر علی خان' سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ کی خطابت کو کیسا خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاض رسولؐ میں

••

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔91۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی' فون: ۷۵۵۴۳۷۲

جبار کارپٹس
ڈیلرز
☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ
مساجد کے لئے خاص رعایت
Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503
۴۔ این آر او نیوز حیدری پوسٹ آفس
بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

مسئلہ کشمیر اور قادیانیت

ڈاکٹر دین محمد فریدی

مسئلہ کشمیر آج پاکستان اور کشمیری مسلمانوں کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔ یہ جنت نظیر وادی ان کے سرخ خون سے لالہ زار ہے' اقوام متحدہ کا بے حس اور مسلم آزار ادارہ آج تک اس مسئلہ کو حل نہ کر سکا اور مسلمانوں کی اکثریت والی یہ سرزمین جو پاکستان کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ بزور ہندوستان کے قبضے میں ہے' یہ سب کیسے ہو گیا؟ اس کے پیچھے کس کا سازشی ذہن کام کر رہا ہے؟ ان سوالات کا جواب درحقیقت ایک طویل داستان ہے' ماضی کے حالات و قرائن سے یہ بات کم از کم واضح ہے کہ قادیانی جو انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے' کشمیر کے بارے میں ہمیشہ سے سرگرم عمل رہا ہے۔ اور اس مسئلہ کا پاکستان کے لئے پیدا کرنا خالصتاً اسی ذہن کی پیداوار ہے لیکن شومئ قسمت کہ پاکستان کے اب تک آنے والے حکمران باوجود یہ حقیقت جاننے اور ماننے کے اسے پس پشت ڈالتے چلے آ رہے ہیں۔ برعکس اس کے قادیانی ٹولہ ہمیشہ سے پاکستان کے لئے مشکلات کھڑی کرتا آیا ہے' کیونکہ قادیانی اس علاقہ میں بالعموم اور کشمیر میں بالخصوص حکومت کرنے کے خواب مدت سے دیکھ رہے ہیں۔ مگر یہ خواب ابھی تک دیوانہ کی بڑ ہی ثابت ہوا۔

مرزا بشیر الدین محمود سربراہ دوئم جماعت قادیانیہ نے ۱۴/فروری ۱۹۲۲ء میں کہا تھا کہ: "ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔"

پھر ۲۵/دسمبر ۱۹۳۲ء الفضل میں بھاشن دیا کہ: "ملکی سیاست میں خلیفہ وقت سے بہتر اور کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔" پھر ۴/جون ۱۹۴۷ء کے الفضل میں گوہر افشانی ہوئی کہ: "نہیں معلوم کب خدا کی طرف سے ہمیں دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے' ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہئے کہ دنیا کو سنبھال سکیں۔"

مرزا محمود نے اس سلسلہ میں اپنی عیارانہ کوششیں بھی تیز کر دیں' قادیانیوں نے اپنی جماعت کے یوم تاسیس سے لے کر آج تک کسی مہم یا تحریک میں حصہ نہ لیا' بلکہ ہر جگہ غداری کی' مگر ریاست کشمیر کے مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے جولائی ۱۹۳۱ء میں نام نہاد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ڈھونگ رچایا اور اس کے خود ساختہ صدر بن گئے اور اس کمیٹی میں کچھ مسلمان اکابرین کو شامل کر لیا' جن میں شاعر مشرق علامہ اقبالؒ بھی تھے' مگر ان کے ناپاک عزائم کو بھانپتے ہوئے علامہ مرحوم نے کشمیر کمیٹی سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور یہ بوسیدہ عمارت دھڑام سے گر پڑی۔ تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۴۴۵ تا ۴۷۹ میں دوست محمد شاہد مرزا محمود کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ: "وہاں تقریباً اسی ہزار احمدی آباد ہیں' وہاں مسیح اول دفن ہیں اور مسیح ثانی (غلام احمد) کے پیروکاروں کی بڑی جماعت آباد ہے' جس ملک میں دو مسیحوں کا دخل ہو اس ملک کی فرمانروائی کا حق احمدیوں کو پہنچتا ہے' مہاراجہ رنجیت سنگھ نے نواب امام الدین کو گورنر بنا کر کشمیر بھیجا تھا تو ان کے ساتھ مرزا غلام احمد کے والد بطور مددگار گئے تھے' حکیم نور الدین خلیفہ اول مرزا محمود کے استاد اور خسر شاہی حکیم کے طور پر کشمیر میں ملازم رہے تھے۔"

ان مندرجات کو سامنے رکھا جائے تو کشمیر کے ساتھ قادیانیوں کی ہمدردی سامنے آتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ کیوں پیدا ہوا؟ مسلمانوں کی غالب اکثریت والا حصہ ہندوستان کے قبضے میں کیسے گیا؟

ان سوالوں کے جواب میں ایک ہی بات کہی جا سکتی ہے کہ ان سب معاملات کے پیچھے قادیانی کارستانی کارفرما ہے۔ باؤنڈری کمیشن کے سامنے جب پاکستان کا کیس پیش تھا تو مسلم آبادی کے لحاظ سے گورداسپور کا ضلع پاکستان کے حصہ میں آیا اور اس کا ڈپٹی کمشنر احمد حسین مقرر ہوا۔ تین دن ڈی سی آفس' ہاؤس پر پاکستان کا پرچم لہراتا رہا۔ مگر تین دن کے بعد ضلع گورداسپور ماسوائے تحصیل شکر گڑھ کے ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا' ضلع گورداسپور اگر پاکستان میں رہتا تو کشمیر کی سرحدیں کسی جانب سے بھی ہندوستان سے نہیں ملتی تھیں۔ مگر یہ قادیانی سازش تھی کہ گورداسپور پاکستان سے گیا اور کشمیر اور نہری پانی کا مسئلہ پاکستان کے لئے کھڑا کر دیا گیا۔ ہوا یوں کہ جب باؤنڈری کمیشن میں کیس سماعت ہو رہا تھا تو قادیانی جماعت اپنے نقشہ اور آبادی سمیت کمیشن کے سامنے پیش ہوئے اور گورداسپور کی ۲۰ ہزار قادیانی آبادی نے اپنے لئے علیحدہ قادیانی ریاست کا مطالبہ کیا۔ ہندو اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے منصوبے کے تحت قادیانی مسلم آبادی کا تناسب نکالا' اور ضلع گورداسپور میں تناسب کے لحاظ سے مسلمانوں کی آبادی گھٹ گئی' لہٰذا یہ ضلع ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا۔ ہندوستان کی سرحدیں کشمیر سے مل گئیں' نہری پانی کا منبع بھی ہندوستان چلا گیا۔ ہندوؤں نے اپنی فوجیں بزور کشمیر میں داخل کر دیں' مرزا بشیر

الدین اپنی جان کے خوف سے پاکستان بھاگ آیا مگر یہاں آکر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا' کشمیری حریت پسندوں نے جب آزادی کے لئے ندائے حق بلند کی تو کشمیری حریت پسندوں کی آڑ میں فرقان بٹالین جو کہ قادیانی نوجوانوں پر مشتمل تھی قائم کی اور جنرل گریسی کمانڈر انچیف کی خاص عنایت سے سیالکوٹ کے نزدیک جموں کے محاذ پر واقع گارڈ معراج کے میں اس وجہ سے تعینات ہوئی کہ کشمیری حریت پسند کبھی ہندوستان اور کشمیر کے رابطہ سڑک کو کاٹ کر آزادی حاصل نہ کرلیں' یہ بٹالین کشمیری حریت پسندوں اور پاکستانی مسلح افواج کے راز جنرل گریسی کے ذریعے ہندوستانی کمانڈر انچیف جنرل سر آکن کو پہنچانے کا سبب بھی بنے۔ بظاہر یہ بات معمولی ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ جب بھی پاکستان اور ہندوستان میں جنگ چھڑی یا جھڑپیں ہوئیں' کشمیر کی سرحدات اور سیالکوٹ کے محاذ پر تعیناتی قادیانی فوجی آفیسران کی ہی ہوئی اور مسلمانوں کی ظاہری فتح ان بدباطنوں نے شکست میں بدل دی۔ یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ قادیانی نہیں چاہتے کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو اور پاکستان خوشحال ہو' دوسرے یہ کہ قادیانیوں کے لئے قادیان مقدس ترین مقام ہے اور ان کے خود ساختہ نبی کا متولد و مسکن ہے ان کو ڈر تھا کہ اگر سیالکوٹ کی سرحد پر کوئی مسلمان آفیسر مسلمان فوجوں کی کمان کرتے ہوئے بھارتی فوج کی پسپائی کے دوران قادیانیوں کے خود ساختہ بہشتی مقبرہ کا حلیہ نہ بگاڑ کر رکھ دے۔ اس طرح ہمارا قادیانی اسٹیٹ کا منصوبہ خاک میں مل جائے گا دراصل قادیانی پاکستان کو تو نقصان پہنچا سکتے ہیں بھارت کو نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اکھنڈ بھارت کے آج بھی دل سے اُتنے ہی خواہشمند ہیں جتنے بشیر الدین محمود کے دور

میں تھے' کیونکہ ان کا الہامی عقیدہ ہے کہ: "میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے' لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے' ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔"

بیان مرزا محمود الفضل ۱۷/ مئی ۱۹۴۷ء قادیانیوں کی یہ کوشش یوم تاسیس پاکستان سے جاری ہے' یہی وجہ تھی کہ باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں نے اپنا کیس علیحدہ پیش کیا' جبکہ اور بھی بڑی بڑی جماعتیں موجود تھیں مگر کسی نے بھی باؤنڈری کمیشن میں اپنا علیحدہ کیس نہیں پیش کیا' بلکہ پاکستان کو کمزور کرنے کا یہ کریڈٹ بھی قادیانی جماعت کو ہی ملا کہ ان کے کیس کو بہانہ بنا کر گورداسپور کا ضلع پاکستان سے کاٹ دیا گیا۔ اور نہری پانی اور کشمیر کا مسئلہ کھڑا ہو گیا' یہی وہ کوشش تھی جو قادیانی ٹولہ کی اکھنڈ بھارت کے لئے شروع ہوئی۔

یہی نہیں بلکہ مرزا بشیر الدین نے پاکستان بننے کے بعد بھی اسی عقیدہ کا اظہار کیا کہ "ہم نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ تقسیم اصولاً غلط ہے۔" روزنامہ الفضل ۱۳/اپریل ۱۹۴۸ء ادھر مرزا بشیر الدین قادیانی جانے کے لئے بے تاب تھے' روزنامہ الفضل ۱۸/مارچ ۱۹۴۸ء میں کہتا ہے کہ "اگر حالات نے اجازت دی اور مشرقی پنجاب (انڈیا) میں جانوں کی حفاظت اور سلامتی کا یقین دلایا گیا ہم قادیان میں جو جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے واپس جائیں گے' پھر اگلے ہی روز نیا بیان واضح ہیں (الفضل ۱۹/مارچ ۴۸ء)" سارے مشرقی پنجاب میں قادیان اور صرف قادیان ہی وہ مقام ہے' جہاں ہمارے آدمی بیٹھے ہوئے ہیں' ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے' ہم اس جگہ رہیں گے' ہم وہاں بیٹھے ہیں اور ہر آٹھویں دسویں دن انڈین یونین کو لکھ دیتے ہیں کہ ہم انڈیا کے وفادار باشندوں کی حیثیت سے قادیان واپس آنا چاہتے ہیں۔" یہ ثبوت اس قدر خوفناک ہیں کہ دل لرز اٹھتا ہے' سوچتا ہوں کہ پاکستان کے حکمرانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ قادیانی جو وفادار بھارت کے ہیں اور کوشش میں بھی لگے ہوئے ہیں کہ اس خطہ پاک کو پھر سے اکھنڈ بھارت میں بدل دیں۔ مگر ملک کی کلیدی اسامیوں پر بھی یہی غدار فائز ہیں۔ جس کی وجہ سے اہم ملکی راز دشمن ممالک کو پہنچ جاتے ہیں' میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ اگر کوئی صاحب اس سلسلہ میں مزید معلومات چاہتا ہو تو وہ "عجمی اسرائیل" کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

اب ذرا ۱۹۶۵ء کی جنگ کے حوالے سے بات کرتے ہیں:

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء پاکستان کے سر پہ کس طرح تھوپی گئی؟ آغا صاحب لکھتے ہیں: "نواب کالا باغ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے واقعات پر گفتگو کرتے ہوئے راقم سے بیان کیا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی' ورنہ صورتحال کے پامال ہونے کا احتمال تھا' نواب صاحب نے کہا مرزائی پاکستان میں حصول اقتدار سے مایوس ہو کر قادیان پہنچنے کے لئے' مضطرب ہیں' وہ بھارت سے مل کر یا بھارت سے لڑ کر ہر صورت میں قادیان چاہتے ہیں اور اس غرض سے پاکستان کو بازی پر لگانے سے بھی نہیں چوکتے' ایک دن میرے پاس جنرل

اختر حسین ملک آئے اور میرے ملٹری سیکریٹری کرنل محمد شریف سے کہا کہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے پس و پیش کی اور اپنے سیکریٹری سے کہا کہ میں جنرل ملک سے اگر ملاقات کی تو صدر ایوب جو مجھ سے پہلے ہی دل کبیدگی رکھتے ہیں وہ مزید بدظن ہوں گے اور یہ حسن اتفاق ہے کہ میں بھی اعوان ہوں' جنرل ملک بھی اعوان ہے اور تم (ملٹری سیکریٹری) بھی اعوان ہو' صدر ایوب کے کان میں الطاف حسین (ڈان) نے یہ بات ڈال رکھی ہے کہ اس سے کسی امریکن نے کہا ہے کہ نواب کالا باغ ایوب خان کے خلاف اندر ہی اندر خود صدر بننے کی سازش کر رہا ہے۔ اس وقت تو جنرل ملک لوٹ گئے۔ چند دن بعد نتھیا گلی میں ملاقات کا موقع پیدا کر لیا کہنے لگے :"میں صدر ایوب کو آمادہ کروں کہ یہ وقت کشمیر پر چڑھائی کرنے کے لئے بہترین ہے۔ یقین ہے کہ ہم کشمیر حاصل کر پائیں گے' مجھے حیرت ہوئی کہ بیٹھے بٹھائے جنرل کو کیا سوجھی؟ بہر حال میں نے عذر کر دیا کہ میں فوجی ایکسپرٹ ہوں نہ مجھے جنگ کی مبادیات کا علم ہے۔ آپ خود ان سے بات کریں۔ انہوں نے کہا کہ صدر نہیں مانتا وہ کہتا ہے کہ اس لڑائی کے فوراً بعد بھارت براہ راست پاکستان کی بین الاقوامی سرحدوں پر حملہ کر دے گا۔ میں نے کہا صدر ایوب لازماً خیال کریں گے کہ اعوان اس کے خلاف سازش کر رہا ہے۔" جنرل اختر ملک مجھ سے جواب پا کر چلے گئے۔ اسی اثنا میں سی آئی ڈی کی معرفت مجھے ایک دستی اشتہار ملا جو آزاد کشمیر میں کثرت سے تقسیم کیا گیا تھا اس میں لکھا تھا کہ "ریاست جموں و کشمیر انشاء اللہ آزاد ہو گی اور اس کی فتح و نصرت احمدیت کے ہاتھوں ہو گی۔"(پیش گوئی مسیح موعود) اور یہ میرے لئے ناقابل فہم نہ تھا کہ جنرل اختر ملک اس پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ (عجمی اسرائیل ص ۲۲'۲۴) آگے آغا صاحب نے جب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب سے ذکر کیا تو وہ حیران ہوئے۔ اور انہوں نے مجھے کہا کہ سر ظفر اللہ قادیانی نے امریکہ میں پیغام دیا کہ میں صدر ایوب کو آمادہ کروں کہ یہ وقت کشمیر پر چڑھائی کے لئے موزوں ہے (عجمی اسرائیل ص ۲۴'۲۵) قادیانیت کی تاریخ اور ۱۹۶۵ء کی جنگ کے حالات پر نظر

باقی صفحہ ۲۴ پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصنیفات

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد اول:۔ عقائد' اجتہاد و تقلید' محاسن اسلام' غیر مسلم سے تعلقات' غلط عقائد رکھنے والے فرقے' جنت و دوزخ' توہم پرستی

جلد دوم:۔ وضو کے مسائل' غسل و تیمم' پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل' نماز کے مسائل' جمعہ و عیدین کی نماز

جلد سوم:۔ نماز تراویح' نفل نمازیں' میت کے احکام' قبروں کی زیارت' ایصال ثواب' قرآن کریم' روزے کے مسائل' زکوٰۃ کے مسائل' منت و صدقہ

جلد چہارم:۔ حج و عمرہ کے مسائل' قربانی' عقیقہ' حلال اور حرام جانور' قسم کھانے کے مسائل

جلد پنجم:۔ شادی بیاہ کے مسائل' طلاق و خلع' عدت' نان و نفقہ' عائلی قوانین

جلد ششم:۔ تجارت یعنی خرید و فروخت اور محنت و اجرت کے مسائل' قسطوں کا کاروبار' قرض کے مسائل' وراثت اور وصیت

جلد ہفتم:۔ نام' تصویر' داڑھی' جسمانی وضع قطع' لباس' کھانے پینے کے شرعی احکام' والدین' اولاد اور پڑوسیوں کے حقوق' تبلیغ دین' کھیل کود' موسیقی ڈانس خاندانی منصوبہ بندی' تصوف

جلد ہشتم:۔ پردہ' اخلاقیات' رسومات' معاملات' سیاست' تعلیم اور اورو وظائف' جائز و ناجائز' جہاد اور شہید کے احکام

ذریعہ الوصول الیٰ جناب الرسولؐ (بڑی)
ذریعہ الوصول الیٰ جناب الرسولؐ (چھوٹی)
حسن یوسف جلد اول
حسن یوسف جلد دوم (زیر طبع)
حسن یوسف جلد سوم (زیر طبع)
شخصیات و تاثرات
الطب النبوی

سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ
رسائل یوسفی
شیعہ سنی اختلاف اور صراط مستقیم
اختلاف امت اور صراط مستقیم مکمل
عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں
نشر الطیب (حضرت تھانویؒ)

ناشر۔ مکتبہ لدھیانوی

جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا نصیر آباد بلاک ۱۴ کراچی

ملنے کا پتہ: دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷

نوٹ:۔ جو حضرات کتابیں مفت تقسیم کروانا چاہتے ہوں وہ ادارہ سے رجوع کریں۔ خصوصی رعایت ہو گی فہرست کتب مفت حاصل کریں

عمرہ پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت!

بابو شفقت قریشی سہام

عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں' عمرہ کی ادائیگی سنت مؤکدہ ہوتی ہے بیشتر ازیں ہر سال ماہ ربیع الاول کے اوائل میں عمرہ کا ویزہ لگنا شروع ہو جاتا تھا اور ماہ رمضان المبارک کے نصف تک یہ سلسلہ جاری رہتا تھا' جبکہ اس دفعہ ماہ صفر میں ہی عمرہ کا ویزہ لگنا شروع ہو گیا ہے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے ہر سال وزارت مذہبی امور نئی حج پالیسی کا اعلان کرتی ہے جس کے مطابق واجبات حج بینکوں میں جمع کرانے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کامیاب عازمین حج کے لئے حج پاسپورٹ کی تیاری' ویزہ کا حصول' جہاز کا ٹکٹ' سیٹ او کے کرانا اور زر مبادلہ کا پرسنل کوڈ وغیرہ کا انتظام کرنا وزارت مذہبی امور کی ذمہ داری ہوتی ہے اسلام آباد میں وزارت مذہبی امور کے مرکزی دفتر کے علاوہ ملک بھر میں آج کل آٹھ حاجی کیمپ عازمین حج کی روانگی اور دوسرے متعلقہ انتظامات کے ذمہ دار ہوتے ہیں جبکہ سعودی عرب میں سفارت خانہ کے دفتر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں پاکستان ہاؤس کے نام سے دو دفاتر حجاج کی بہبود کے لئے پورا سال کھلے رہتے ہیں۔

عمرہ کی ادائیگی کے لئے انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوانا' جہاز کا ٹکٹ خرید کر سیٹ او کے کرانا اور زر مبادلہ کا انتظام کرنا عازمین عمرہ کو خود کرنا پڑتا ہے' البتہ عمرہ کے لئے ویزہ کے حصول کا طریقہ عموماً تبدیل ہوتا رہتا ہے' جس کے لئے عازمین عمرہ کو خود کوشش کرنا پڑتی ہے' حج پالیسی کی طرح عمرہ پالیسی کا اعلان بھی ہماری وزارت مذہبی امور کرتی ہے اور اس سلسلے میں سعودی احکامات کو مد نظر رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ سعودی قونصلیٹ وزارت مذہبی امور کے مقرر کردہ اداروں ایجنسیوں کی وساطت سے ویزہ لگاتی ہے' لیکن براہ راست کسی بینک' ایئر لائن یا ٹریولنگ ایجنسی سے ڈیل کرنے کے لئے ہرگز رضامند نہیں ہوتی۔ چند سال پیشتر سعودی قونصلیٹ میں عازمین عمرہ پاسپورٹ' ٹکٹ اور متعلقہ ضروری کاغذات خود جمع کرا کے ویزہ حاصل کرتے تھے لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر تک نہ چل سکا کیونکہ ایک طرف تو زیادہ ہجوم کی وجہ سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جاتا تھا تو دوسری طرف دور دراز علاقوں سے آکر ویزہ لگوانے میں عازمین عمرہ کا وقت اور بہت سی مالی اور دوسری مشکلات درپیش ہوتی تھیں' چنانچہ وزارت مذہبی امور نے ویزہ لگوانے کا کام ایئر لائنوں کو سونپ دیا' جب یہ طریقہ کار بھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکا تو اسلام آباد اور کراچی کے دونوں حاجی کیمپوں میں عمرہ سیل کھول دیئے گئے اور بغیر کسی فیس کے دونوں حاجی کیمپوں کی وساطت سے عمرے کے ویزے لگنے شروع ہو گئے اس دوران جب ٹریولنگ ایجنسیوں کا کام ٹھپ ہو گیا تو عازمین عمرہ نے کم مگر ٹریولنگ ایجنسیوں سے شکایات کے انبار لگا دیئے کہ اس طریقہ کار میں بہت مشکلات پائی جاتی ہیں' اس لئے اس نظام کو تبدیل کیا جائے۔ چنانچہ اگلے مرحلے میں پورے ملک میں عمرہ کا ویزہ لگوانے کا کام قومی بینکوں کی چند برانچوں کو سونپ دیا گیا۔ بینکوں نے اسٹاف کی کمی کا بہانہ بنا کر ہر پاسپورٹ پر ویزہ فیس بطور سروس چارجز وصول کرنا شروع کر دی' لیکن لوگوں نے بینکوں کے خلاف یہ شکایت کی کہ انہوں نے منظور نظر اور سفارشی لوگوں کا کام پہلے جبکہ دوسروں کا کام التوا میں ڈالنا شروع کر دیا تھا' یہ صورتحال اس وقت خطرناک صورت اختیار کر گئی جب پاسپورٹ' ٹکٹ اور فیسیں بروقت جمع کرانے کے باوجود عازمین عمرہ کو رمضان المبارک میں ویزے نہ مل سکے اور وہ عمرہ کی سعادت سے محروم رہ گئے۔ ادھر سعودی حکومت نے ہماری وزارت مذہبی امور سے بھرپور شکایت کی کہ عمرہ کے بہانے جانے والے میعاد پوری ہونے کے بعد کثیر تعداد میں سعودی عرب میں روپوش ہو جاتے ہیں ان میں سے بعض ملازمتوں اور بعض حج کی ادائیگی تک ادھر ادھر چھپے رہتے ہیں۔ نگران حکومت کے دوران سعودی وزیر حج نے پاکستان کا دورہ کر کے نگران وزیر مذہبی امور فرید اللہ ملک کو اس بات پر رضامند کر لیا کہ ایک تو پندرہ دن سے زائد کا ویزہ نہ جاری کیا جائے گا' دوسرا عازمین عمرہ کو گروپ کی صورت میں بھیجا جائے گا' تیسرا ایئر لائنوں کو یہ کام سونپا جائے اور پورے ملک میں چند منظور شدہ ٹریولنگ ایجنسیوں کو ویزہ لگوانے کا اختیار

دیا جائے اور ایجنسیوں پر یہ پابندی لگائی گئی کہ اگر پندرہ دن کی مقرر میعاد کے اندر کوئی عمرہ کر کے واپس نہیں آئے گا تو اس کا ہرجانہ ٹریولنگ ایجنسی کو ادا کرنا پڑے گا' جس نے اس کی ضمانت دی تھی۔ البتہ ٹریولنگ ایجنسیوں کو عمرہ کی معقول فیس وصول کرنے کا اختیار بھی دیا گیا اس طرح ایجنسیوں کی اجارہ داری قائم ہو گئی اور انہوں نے منظور شدہ فیس سے زائد اور خصوصاً رمضان المبارک میں کئی گنا زیادہ فیس اپنی مرضی سے وصول کرنا شروع کر دی۔ اس نظام سے پہلے ہر ٹریولنگ ایجنٹ جس سے جہاز کا ٹکٹ خریدا جائے وہ معقول شرح سے ہر ٹکٹ پر (REBATE) دیتا تھا جس کی وجہ سے کل کرایہ میں کمی ہو جاتی تھی' لیکن مروجہ نظام سے پوری رقم ادا کر کے ٹکٹ خریدنا پڑتا ہے۔

موجودہ نظام سے ایک طرف تو عازمین عمرہ سخت ناراض ہیں کہ موجودہ مہنگائی کے دور میں عمرہ بھی مہنگا کر دیا گیا ہے اور رمضان المبارک میں خاصی تعداد میں عازمین عمرہ کے پاسپورٹ بغیر ویزہ کے واپس کر دیئے گئے تھے۔ دوسری طرف سعودی حکومت کو یہ شکایت ہے کہ باوجود نظام میں تبدیلی کے سو فیصد عازمین عمرہ میعاد کے اندر واپس نہیں آتے اور ماضی کی طرح یا تو ابھی تک ملازمت کے سلسلے میں روپوش ہیں یا پھر حج کر کے واپس آئے ہیں۔

عازمین عمرہ کا مطالبہ ہے کہ موجودہ نظام کو ہر صورت میں تبدیل کر کے ان کو ایجنٹوں کے چنگل سے چھٹکارا دلایا جائے' اس سلسلے میں تجربہ کار حضرات کا مشورہ ہے کہ عمرہ کا کام پھر سے وزارت مذہبی امور کے براہ راست کنٹرول میں آنے سے مشکلات دور ہو جائیں گی۔ جہاں تک چند سال پیشتر حاجی کیمپوں کے ذریعہ اس کی ناکامی کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے' اس میں صداقت کم تھی اور پروپیگنڈہ زیادہ تھا' بہر کیف اس وقت حاجی کیمپوں کی کل تعداد دو تھی جبکہ آج کل ملک بھر میں آٹھ حاجی کیمپ پورا سال کھلے رہتے ہیں' ان میں سے ایک صوبہ سرحد' ایک اسلام آباد' تین صوبہ پنجاب' دو صوبہ سندھ اور ایک صوبہ بلوچستان میں حاجیوں کی خدمت کے لئے بخوبی کام کر رہا ہے عازمین عمرہ کو دور دراز حاجی کیمپوں تک جانے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئے گی' ان کے اپنے صوبے میں ہی ویزہ کا کام مکمل ہو جائے گا۔ وزارت مذہبی امور کو چاہئے کہ برائے نام یعنی معمولی سے فیس سروس چارجز کے طور پر وصول کر لی جائے جو ایک لاکھ عازمین عمرہ سے وصول کرنے کے بعد کروڑوں روپے کی صورت میں انہی کی بہبود پر خرچ کی جا سکتی ہے۔ ویسے بھی ویزہ لگوانے میں وزارت مذہبی امور کے افسران اور اسٹاف قونصلیٹ میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں عمرہ فارم وزارت مذہبی امور کے لیٹر پیڈ پر جمع ہوتے ہیں اور کوئی ایجنٹ براہ راست قونصلیٹ سے ڈیل نہیں کر سکتا۔ وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق جو پہلے ہی عازمین حج و عمرہ کی بہبود اور خیر خواہی چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ نئی عمرہ پالیسی کا اعلان کر کے پوری ذمہ داری کو آٹھ حاجی کیمپوں کے ڈائریکٹروں پر ڈال دیں تاکہ صورت حال بہتر ہو سکے۔

نام کتاب: دعوت ایمان

مرتبہ: محمد ندیم اعظم

ضخامت: ۱۰۹ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: اسلامک پبلیکیشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳/ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و ختم نبوت کو تسلیم کئے بغیر دین کے راستے پر ایک قدم چلنا بھی ممکن نہیں' توحید و رسالت پر ہمارے علماء کرام نے بہت سی کتب لکھیں آج کے اس مشینی دور میں ان تمام کتب کا پڑھنا ممکن نہیں' زیر نظر کتاب میں توحید و رسالت کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ ایمان کیا ہے؟ ایمان کی قدر و قیمت' حصول کا طریقہ' اس کے راستے کی رکاوٹیں اور ایمان کے فوائد بتائے گئے ہیں' زیر نظر کتاب کے ذریعے کوشش کی گئی ہے کہ قاری کو قرآن تک لایا جائے تاکہ قرآن پڑھے' سمجھے' عمل کر کے دونوں جہاں میں کامیاب و کامران ہو۔

علاوہ ازیں انسانی جسم اور کائنات کے بارے میں سائنسی حقائق پیش کر کے دعوت فکر دی گئی ہے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عقلی ثبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ آسمانی کتب میں ذکر مبارک' قرآن مجید اور جدید سائنس' قرآن مجید کی پیش گوئیاں اور مستشرقین مغرب کے اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی داخلی شہادت اور آخر میں قرآن مجید کی طرف دعوت دی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں "کتابیات" کے تحت تمام متعلقہ کتب اور حوالہ جات کی تفصیل درج کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مرتب' ناشر و معاونین اور قارئین کے لئے بروز قیامت ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

﴿من هو السفهاء﴾

بے وقوف لوگ کون ہیں؟

دین اور دنیا کے معاملات اور فکر میں توازن ضروری ہے حدیث رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق "میانہ روی بہترین طریقہ ہے" "خوب سے خوب تر کی تلاش میں فکر آخرت کو پس پشت ڈالنا دانشمندی نہیں ہے' ہمیں دنیا کے لئے اتنی بھاگ دوڑ کرنی چاہئے جتنا ہم نے یہاں رہنا ہے' آخرت کے لئے اتنی بھاگ دوڑ کرنی چاہئے جتنا ہم نے وہاں رہنا ہے.........(مدیر)

جناب رضی الدین سید

انسانوں کی ایک کثیر تعداد یہاں ایسی ہے جن کے نزدیک ان کے دنیا میں آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ یہاں زیادہ سے زیادہ عیش و آرام اور مرتبہ و مقام حاصل کریں' ان کے نزدیک اس دنیا کا سوفیصد سازوسامان گویا انہی کے لئے وجود میں لایا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں دنیا ان کے لئے تخلیق کی گئی ہے اور وہ دنیا کے لئے تخلیق کئے گئے ہیں۔ ان کے خیال میں اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں عقل' صلاحیت' صحت اور علم سے نوازا ہے تو اس کا بہترین استعمال یہی ہے کہ ان کے ذریعے سے دنیا اور مال کما حاصل کی جائے اور یوں اپنا اور اپنے آل و اولاد کا مستقبل سنوارا جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس طرح کے رویے کی وجہ سے انسانیت کا مستقبل تاریک ہوتا ہے۔ اگر ہر شخص پر صرف نفسانیت سوار ہو جائے اور وہ صرف اپنی نسلوں کی فلاح و بہبود ہی کے لئے بھاگ دوڑ کرے تو ناگزیر ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق میں دخل اندازی نہ کرے' ظاہر ہے کہ اس کے نتیجے میں انسانیت کا مستقبل ایک طرف پڑا سسکتا رہے گا۔

مادی نقطہ نظر کے حامل لوگوں کے نزدیک عقل مندی کا تقاضا ہی یہ ہے کہ دنیا کے سازوسامان سے گھروں کو بھر دیا جائے اور اپنے علم و دانش کو صرف دنیا کے حصول کے لئے استعمال کیا جائے' کاروبار قومی ہے تو بین الاقوامی ہو جائے' قصر عالیشان اگر ایک ہے تو دو تین مزید ہو جائیں' گاڑی اگر نہیں ہے تو کسی طرح حاصل کی جائے اور اگر ہے تو اس میں اضافہ کیا جائے' بینک اکاؤنٹ پاکستان میں نہیں بلکہ سوئٹزر لینڈ میں کھولے جائیں' صنعتی تسکین کے تمام راستے چوطرفہ کھلے ہوں' صوبائی وزیر ہوں تو مرکزی وزیر بن جائیں اور مرکزی وزیر وزیر ہوں تو وزیر اعظم بن جائیں' ذاتی اور اہلِ خانہ کا مکمل علاج باہر کے ملکوں میں اور حکومت کے خرچے پر ہو۔ غرض انسان کی خواہش بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس کے حصول کو انسان اپنی عقل و دانش کا کمال سمجھتا ہے۔ اسے اپنی توانائی اور عیاری پر ناز ہوتا ہے' وہ سوچتا ہے کہ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ دنیا کی گنگا بہتی ہو اور انسان اس میں ہاتھ دھونے سے انکار کردے' اپنی خواہشوں کو محدود کرلے' مواقع حاصل ہی نہ کرے اور اگر حاصل ہوں تو ان سے کترا کے نکل جائے' صرف اتنی ہی آمدنی پر گزارا کرے جتنی کہ قانونی طور پر اسے حاصل ہوتی ہے۔ وہ مکان' جائیداد' لذتِ کام و دہن اور شہوانی خواہشوں سے خود کو باز رکھے' اپنے بیٹے کی شادی پر ایک عالم میں اپنی امارت کا سکہ نہ بٹھا سکے۔ اپنے "شہزادوں" کو اعلیٰ تعلیم کے لئے کینیڈا اور برطانیہ نہ بھیج سکے' اس طرح کی حرکتیں دنیادار کے نزدیک بے وقوفی کی علامتیں ہیں اور سراہے جانے کے بدلے مذاق اڑائے جانے کے قابل ہیں۔ اسی طرح اس کے نزدیک یہ بھی بے وقوفی ہی کی ایک علامت ہے کہ کوئی شخص اپنی فلاح و بہبود کو نظر انداز کرکے انسانیت کی فلاح و بہبود کا کام کرے' کسی کے دکھ درد دور کرے' کسی کی غربت کا سہارا بنے' دین کی سربلندی و پاسداری کے لئے بھاگ دوڑ کرے' اہلِ وطن کو خوشیاں بانٹے' یہ وہ مقاصد ہیں دنیادار شخص کے ذہن میں جن کا گزر بھی نہیں ہوتا' اس کے بقول۔

اب تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تو یہ ہے کہ "تم دنیا کے لئے اتنی ہی بھاگ دوڑ کرو جتنا تم کو یہاں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی بھاگ دوڑ کرو جتنا تم کو وہاں رہنا ہے۔" چنانچہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا'

دنیاداروں کے نزدیک زندگی میں چاروں طرف ہاتھ مار کر زندگی کی لذتیں حاصل کرنا دانشمندی جبکہ قناعت کے ساتھ زندگی گزارنا بے وقوفی ہے' یہ لوگ ایسے لوگوں کو معصوم' مولوی اور شریف کے طنزیہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔ ٹھیک یہی بات ہے جسے قرآن پاک نے سورۂ بقرہ میں اس طرح بیان کیا ہے کہ :"جب ان منافقین سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی اسی طرح ایمان قبول کرو جیسا کہ اور لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی ان لوگوں کی طرح ایمان لے آئیں جیسے کہ تمہارے سفہاء (بے وقوف) ایمان لائے ہیں۔" گویا اطاعتِ خداوندی اور زندگی کے معاملات میں حلال و حرام کی تمیز کرنے کے لئے خود کو وقف کردینا ان کے نزدیک سفہ پن (بے وقوفی) ہے۔ حالانکہ قناعت ہی کی زندگی سے دلوں کو سکون اور معاشرے کو امن نصیب ہوتا ہے' ظاہر ہے کہ جب ہر طرف دولت کی دوڑ لگی ہو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی حرص بپا ہو تو معاشرے میں افراتفری اور انتشار پیدا ہونا لازمی ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ عقلمندی امیدوں کو مختصر کرنے میں ہے نہ کہ انہیں پھیلانے میں' اسی بات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اس طرح سمجھایا ہے کہ "میری مثال اس مسافر کی سی ہے جو سفر کرتا ہوا ایک درخت کے نیچے تھوڑی دیر ستاتا ہے اور پھر آگے کی راہ لیتا ہے۔"

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تم تونگری کو مال و دولت میں ڈھونڈتے ہو حالانکہ وہ دلوں کے اطمینان میں ہے۔" اسی سے ملتی جلتی ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے مخاطب ہو کر سوال کیا کہ "جانتے ہو مفلس کون ہوتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے جواب دیا ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ ہو۔ تو آپ نے ان کی غلط فہمی دور کرتے ہوئے فرمایا: "نہیں بلکہ مفلس وہ ہے جو قیامت میں اس حال میں پیش ہوگا کہ اس نے دنیا حاصل کرنے کی جدوجہد میں بہت سارے لوگوں کے حقوق مارے ہوں گے اور پھر اس کی ساری نیکیاں ایک ایک کر کے حقداروں کو دے دی جائیں گی اور آخر میں وہ بالکل خالی ہاتھ کھڑا ہوگا۔"

دنیاوی طرز فکر کی ایک اور خوبصورت مثال حضرت شعیب علیہ السلام کے واقعے میں ملتی ہے' جس کی طرف قرآن پاک نے سورۂ ہود میں اس طرح اشارہ کیا ہے کہ جب آپ علیہ السلام نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تو آپ علیہ السلام کی قوم کے خوشحال اور دنیا دار طبقے نے انہیں بڑے طنزیہ انداز سے کہا کہ اے شعیب کیا تمہاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم اپنے من پسند معبودوں کی پرستش بھی چھوڑ دیں اور اپنے مال کی آمدورفت کے حلال و حرام ذرائع کو بھی ختم کر دیں۔

مندرجہ بالا مثالیں ہماری رہنمائی کرتی ہیں کہ ہم عقلمندی اور بے وقوفی کی رائج تعریفوں کو نظر انداز کریں اور آخرت کی خاطر اپنی سوچ کا زاویہ بدلیں' بلکہ ہم منافقین کے برعکس یہ اقرار کریں کہ عقلمندی دراصل اطاعتِ خداوندی میں ہے اور دنیا پر ریجھ جانے والے لوگ ہی فی الحقیقت سفہاء (بے وقوف) ہیں۔ یعنی بے وقوف ہم نہیں بلکہ وہ ہیں جنہوں نے دنیا ہی کو اپنا ملجاؤ ماویٰ بنالیا ہے۔ تمنائیں اور آرزوئیں بھی بھلا کوئی ایسی چیز ہیں جو کبھی ختم ہو جائیں؟

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارماں مگر پھر بھی کم نکلے

بقیہ: مسئلہ کشمیر اور قادیانیت

ڈالنے سے ایک صاحب بصیرت آدمی پر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قادیانیت مسلمانوں اور خاص کر پاکستان کا کس طرح تیاپانچا کرنا چاہتی ہے۔ کشمیر کے بغیر پاکستان بالکل نامکمل ہے۔ اس کا حصول پاکستان کی ترقی کے لئے لازمی ہے۔ مگر یہ اسی وقت ممکن ہے جب یہ غدار وطن ٹولہ اس سے دور ہو۔ اور اس پر پابندی ہو۔ ہمارے سامنے یہ بات اچھی طرح کھل کر آچکی ہے کہ تقسیم برصغیر کے وقت بھی اسی ٹولے نے پاکستان کو کمزور کیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ کی سرحد متعین قادیانی آفیسر اس محاذ پر پاکستان کی شکست کا سبب بنے۔ مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے میں اس غدار ٹولے نے اہم کردار ادا کیا۔ اب پھر کشمیر حریت پسندوں کی قربانیوں کے صدقے ایک بہترین موقع ہاتھ آیا ہے۔ پاکستانی حکمرانوں کو چاہئے کہ آپس کی لڑائی چھوڑ کر متحد ہوں۔ اس ملک و ملت کے غدار ٹولے کو خلاف قانون قرار دے کر کشمیر کو آزاد کرائیں۔ انشاءاللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

اسلام کا مردِ مومن

قرآن نے اہل ایمان کی کامیابیوں کو
یقینی بتاتے ہوئے یہ شرط عائد کی کہ وہ معیار ایمان پر
پورے اتریں:

﴿ولاتھنوولاتحزنوا اذ انتم
الاعلون ان کنتم مومنین۔﴾
"تم (باطل کی چیرہ دستیوں سے) نہ
گھبراؤ' نہ خوف کھاؤ کہ تم ہی سربلند ہو' اگر تم
صاحب ایمان ہو۔"
یعنی حالات کی تنگی یا وسائل کا فقدان
مرد مومن کا راستہ نہیں روک سکتے۔

وہ مرد مومن!

جو پیکر خاکی ہو'
مگر اس کی پرواز آفاقی ہو'
وہ گفتار و کردار میں اللہ کی برہان ہو'
وہ حلقہ یاراں میں بریشم کی طرح نرم'
اور رزم حق و باطل میں مچلتا ہوا طوفان ہو'
اس کی ٹھوکروں میں سمرقند و بخارا کی زمین ہو'
وہ بے زر ہو' مگر بالغ نظر ہو'
وہ کار آشیاں بندی سے دور......
مگر احساس و خوئے وفا سے مخمور ہو'
وہ موت سے نہیں موت اس سے ڈرے'
زمانہ اس کو نہیں' وہ زمانے کو مسخر کرے'
جو خودی کے زور سے دنیا پہ چھائے'
مقام رنگ و بو کا راز پائے'
برنگ بحر ساحل آشنا ہو
مگر......
کف ساحل سے دامن کھینچتا جائے'
اس کی جلوتوں میں مصطفائی مہکے'
اس کی خلوتوں میں کبریائی ٹپکے'
جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو' وہ شبنم'
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں' وہ طوفان'
ہاں ہاں! وہ مرد مومن'
کہ سکندری اس کی ٹھوکریں ہو'
قلندری اس کے جوہر میں ہو'

سید فاروق ندیم

علم اس کا زیور ہو'
حلم اس کی چادر ہو'
وفا اس کی ادا ہو'
رضا اس کی جزا ہو'
صداقت اس کا محمل ہو'
شہادت اس کی منزل ہو'
دانش اس کی بستی ہو'
عشق اس کی ہستی ہو'
باہوش ایسا کہ شام و سحر کو سمجھے'
پرجوش ایسا کہ شمس و قمر کو لپکے'
وہ حکمت کا لقمان ہو'
بصیرت کا بلالؓ و سلمانؓ ہو'
وہ صاحب جذب و دروں ہو'
شریک زمرۂ لا۔یحزنوں ہو'
قلب حزیں رکھتا ہو'
سوز یقیں رکھتا ہو'
گفتار دلبرانہ'
کردار قاہرانہ رکھتا ہو'
نہ تاج و تخت بس نہ لشکر و سپاہ میں ہو'
جو بات مرد مومن کی بارگاہ میں ہو'
وہ کمال تشنگی میں بھی جگر کا خون پی لے'
مگر کسی کے سامنے دست طلب دراز نہ کرے'
وہ خلوتوں میں بھی ہو' صف بہ صف بھی'
سر بہ سجدہ بھی ہو' سر بکف بھی'
نگاہ بلند' سخن دلنواز' جاں پرسوز رکھتا ہو'
وہ قادر کا بندہ ہو' مگر تقدیر کا نمائندہ ہو'

کافر کی ہے پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی ہے یہ شان کہ گم اس میں ہیں آفاق

یہی اسلام کا وہ مرد مومن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے "انتم الاعلون" کی بشارت سنائی ہے۔

اظہار تعزیت و دعائے مغفرت

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے صوبائی امیر مولانا محمد منیر الدین نائب امیر' حاجی سید شاہ محمد آغا جامع مسجد مرکزی کے خطیب قاری انوار الحق حقانی' قاری عبدالرحیم رحیمی' حاجی تاج محمد فیروز' چوہدری' محمد طفیل احرار' حاجی نعمت اللہ خان' حاجی خلیل الرحمن' عبداللہ منیر' عبدالرحمن منیر' پروفیسر فیض محمد ربانی' قاری محمد شریف' حافظ محمد حنیف' قاری غلام یٰسین' حافظ خادم حسین گجر اور غلام یٰسین آصف نے مشترکہ بیان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابقہ مقامی ناظم اعلیٰ اور جامع مسجد عمر ملتانی محلہ کوئٹہ کے پیش امام قاری محمد اکبر کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ ان کی دینی خدمات کو سراہا اور دعائے مغفرت کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر مبارک بقاپوری' کراچی

تنہائی میں جانے ان سے راز کی کیا کیا بات ہوئی
اسریٰ کی شب سارے جگ پر رحمت کی برسات ہوئی

راہنما جب مخلص تھا تو قوم بھی ایک ہوئی ساری
کیسی کایا پلٹی دیکھو کفر کو ہر سو مات ہوئی

ایک زمانہ تھا وہ جب ہم کل عالم پر چھائے تھے
اب کشکول لئے پھرتے ہیں اپنی یہ اوقات ہوئی

فتح و ظفر کے کل عالم میں' پھر امت جھنڈے گاڑے
پچھلے قصوں پر اترانا یہ بھی کوئی بات ہوئی

مشکل وقت میں سایا بھی تو چھوڑ کے جائے ساتھ مگر
ان کی شفاعت سے مومن کو رنج والم سے نجات ہوئی

رفتہ رفتہ آگے بڑھنا' ٹھیک مبارک رہتا ہے
حکم نماز کا پہلے آیا پھر فرض زکوٰۃ ہوئی

حضرت مولانا حافظ احمد بخش صاحب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما و مبلغ مولانا حافظ احمد بخش شجاع آبادی مبلغ رحیم یار خان کی صاحبزادی کا گزشتہ ہفتہ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ مرحومہ کی گزشتہ سال شادی ہوئی اور ایک بچی گود میں تھی۔ اس جواں عمری میں ان کا وصال مولانا حافظ احمد بخش اور ان کے خاندان کے لئے بہت بڑا حادثہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی قرب و جوار کی بہت بڑی تعداد نے ان کے جنازہ میں شرکت کی' ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام اکابر و اصاغر مولانا حافظ احمد بخش صاحب کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ (آمین)

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اخترؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۲۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۰۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۶	تحفہ قادیانیت (انگلش)	〃 〃 〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات ونزول اکابر امت کی نظر میں	〃 〃 〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
۱۰	〃 〃 جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۲	تحریف بائیبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع ونزول مسیح	〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۳۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گرداسپوریؒ	۲۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھریؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۳۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃 〃 〃	[illegible]
۲۰	قادیانی افسانے	〃 〃 〃	۳۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۶۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃 〃 〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہرچہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۴۰
۳۲	الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحۃ	مولانا سید حسین احمد مدنیؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد خاں	۵۰

نوٹ: کتب بذریعہ ڈاک منگوانے پر بائیس روپے فی کلو علاوہ قیمت کتاب ہے۔
وی پی کی سہولت ممکن نہیں۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

چودھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۸ اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا خواجہ خان محمّد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

• مسئلہ ختمِ نبوّت • حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق درجوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے
کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9
9 ایچ زیڈ یو کے
فون: 0171-737-8199